



حضرت انا محمد داود غزوی

حضرت انا محمد اسماعیل سلمی

مکتب
الہدایت
کادای

لاہور
الہدایت
کادای

مکتب
الہدایت
کادای

جلد: 48 | 11 جمادی الاولیٰ 1438ھ 3 تا 9 فروری 2017ء | شماره: 5

(اسلام آباد)

پیام امن و اعتدال کا فرس

المجلس العالمي
للحوار والتسامح
Moderate Dialogue and Community Peace

احساس گناہ

معاشرے میں گناہ کو
گناہ تصور کرنے کا
شعور ناپید کیوں؟

اسلام اسلامی کلین ہے، دہشت گردی اس کا کوئی تعلق نہیں

ڈاکٹر محمد عبد الکریم العیسیٰ (سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی)

کشمیر

پاکستان کی شرگ



5 فروری

یوم
یکجہتی
کشمیر

کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کا دن!



شادی کے لیے والدہ کی رضامندی؟!



ایک حدیث میں ظاہری تضاد؟!



بیوہ سے شادی.....؟!

پاکستان
کی
جیت

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

اللہ کا ترازو

ارشاد باری ہے: ﴿وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ بِالْعِصِيِّ فَمَنْ تَقَلَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ ۱۰ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ ﴿الاعراف﴾
 ”اور اس روز وزن بھی واقع ہوگا، پھر جس شخص کا پلڑا بھاری ہوگا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ٹھہریں گے اور جس شخص کا پلڑا ہلکا نکلا تو یہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا۔“
 اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے دنیا کا نظام قائم کر رکھا ہے اور بواسطہ وحی انسانوں کو نظام زندگی چلانے کے اصول و ضوابط بھی عطا فرمائے ہیں لیکن انسان خواہشات نفس کی پیروی میں ان اصولوں سے منحرف ہو کر راہ حق سے فرار اختیار کرتے ہوئے ظلم و زیادتی اور نا انصافی کی راہ اپناتا ہے، لیکن اللہ نے اس کے ایک ایک عمل کا حساب لینا ہے اور اس عالم الغیب سے کوئی عمل اور کوئی چیز بھی مخفی نہیں۔

آیت مذکورہ میں اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن اعمال کو اللہ کے ترازو میں تولایا جائے گا جو ترازو انسان کے بنائے ہوئے ان ترازوؤں اور اصولوں سے بالکل مختلف ہوگا جو فقط دھوکہ اور فریب کا سامان مہیا کرتا ہے۔ اللہ کا ترازو کسی گناہگار کے پلڑے میں ایک رتی برابر زیادتی نہیں کرے گا اور نہ ہی کسی نیک انسان کے پلڑے میں کسی نیکی کی کمی کی جائے گی:

﴿وَنُصْغُ الْمَوَازِينِ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ فَلَا تَظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۖ وَكَفَىٰ بِنا حَسِيبِينَ﴾ (الانبیاء)

”قیامت کے دن ہم تولے والے ترازو کو درمیان میں لا رکھیں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا تو ہم اسے حاضر کر دیں گے اور حساب کے لیے کافی ہیں۔“

﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ (الزلزال)

”پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔“

جبکہ کامیابی اسی کا مقدر ہوگی جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا اور جس کا پلڑا ہلکا نکلا وہ اپنے گناہوں اور زیادتیوں کی وجہ سے گھائے میں رہے گا۔ کیسی کامیابی اور ناکامی؟ اس کی وضاحت بھی قرآن نے کر دی:

﴿فَأَمَّا مَنْ تَقَلَّتْ مَوَازِينُهُ ۖ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۖ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۖ فَأُمَّةٌ هَاوِيَةٌ ۖ وَمَا أَذْرَكَ مَا هِيَ ۖ نَارٌ حَامِيَةٌ﴾ (القارعة)

”پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے وہ تول پزند آرام کی زندگی میں رہے گا لیکن جس کے پلڑے ہلکے نکلا اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے اور آپ کو کیا معلوم ہے وہ (ہاویہ) کیا ہے؟ وہ تند تیز آگ ہے۔“

انسان محاسبہ نفس کی خاطر اگر ذہن میں محض اس ترازو کا تصور ہی رکھ لے تو وہ اپنے دامن کو بہت سارے گناہوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

سنت نبویؐ کی پیروی کرنا

[عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ، فَقَالَ: "مَا تَصْنَعُونَ؟" قَالُوا: كُنَّا نَصْنَعُهُ، قَالَ: "لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا". فَتَرَكُوهُ، فَتَقَصَّصْتُ، قَالَ فَذَكَّرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: "إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ".] (رواه مسلم)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ (ہجرت کر کے مدینہ) تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگ کھجوروں کو پیوند کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تم یہ کیا کرتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ہم شروع سے ایسا کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم یہ (پیوند کاری) نہ کرو تو بہتر ہوگا۔“ انہوں نے یہ کام چھوڑ دیا جس کے نتیجے میں پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ سے تذکرہ کیا جس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں انسان ہوں جب میں تمہیں تمہارے دین کے متعلق کوئی حکم دوں تو اس پر عمل کرو اور جب میں تمہیں اپنی رائے سے کوئی بات کہوں تو میں ایک انسان ہوں۔“ یعنی میری رائے کو تسلیم نہ کرو۔ (مسلم)

جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگ اپنے باغات میں کھجوروں کی پیوند کاری کرتے ہیں۔ نہ کھجوروں کے درختوں سے مخصوص طریقے سے چھال اتار کر مادہ کھجور کے درخت پر لگاتے تھے جس کے نتیجے میں پھل زیادہ لگتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ پہنچ کر اس کام کو دیکھا تو آپ ﷺ نے منع فرمادیا۔ حضور ﷺ کا موقف یہ تھا کہ اللہ کی بنائی چیز میں تبدیلی کرنا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے فرمان پر پیوند کاری روک دی جس کے نتیجے میں پھل کم آیا۔ جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم نے آپ کے مشورے کے مطابق عمل کیا جس کی وجہ سے پھل کم اور ناقص آیا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں انسان ہوں انسانی سوچ کے نتیجے میں غلطی ہو سکتی ہے۔ لہذا دنیاوی معاملات میں اپنی مرضی کرو، لیکن جو بات میں تمہیں دین کے معاملے میں بتاؤ اس پر عمل کرو اس لیے کہ دین کے بارے میں آپ اپنی مرضی سے کچھ نہیں فرماتے۔ بلکہ وہی کہتے ہیں جو اللہ کی طرف سے آپ پر نازل کیا ہوتا ہے۔“

اس حدیث سے ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ ہم اپنے دنیاوی معاملات میں جہاں کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو اور شریعت کی مخالفت نہ ہوتی ہو اس میں ہمیں اختیار ہے۔ لیکن دین کے معاملے میں کسی کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ جو کام ثواب حاصل کرنے کے لیے کیا جائے وہ لازمی طور پر سنت رسول کے مطابق ہونا چاہیے اور قرآن و سنت سے اس کی دلیل ملتی ہو اس کے علاوہ سب کچھ لا حاصل ہے۔

کشمیر بنے گا پاکستان! (ان شاء اللہ)

قائد اعظم محمد علی جناح نے بالکل درست کہا تھا کہ "کشمیر پاکستان کی شہرگ ہے۔" کشمیر کی آزادی کے بغیر پاکستان صحرا میں تبدیل ہو جائے گا کیونکہ پاکستان میں بننے والے دریاؤں کے منافع کشمیر میں ہیں۔ آج بھی بھارت پاکستانی دریاؤں پر ڈیم بنا کر پاکستان کے پانی روک رہا ہے مگر ہماری حکومت اس سے ہر وقت مذاکرات کے لیے تیار رہتی ہے۔ کسی بین الاقوامی فورم پر اس مسئلے کو دو نوک انداز میں پیش کرنے کی جرأت نہیں رکھتی اور کشمیر کا مسئلہ قیام پاکستان کے ساتھ ہی پیدا ہو گیا تھا۔ جب بھارت کے اس وقت کے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے دیکھا کہ مجاہدین جس انداز سے کشمیر کی آزادی کے لیے سرگرم عمل ہیں وہ جلد سرنگر پر قبضہ کر لیں گے۔ چنانچہ وہ اپنی دھوتی سنبھالتے ہوئے فوراً یو این او پنچا اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کو اقوام متحدہ نے یہ قرار داد منظور کر لی جس کی رو سے ریاست جموں و کشمیر کے باشندے اپنے مستقبل کا فیصلہ جمہوری طریقے سے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ طور پر اقوام متحدہ کی زیر نگرانی منعقد ہونے والی رائے شماری کے ذریعے کریں گے۔ چنانچہ بھارت کے وزیر اعظم نے دنیا کے سامنے اقرار کیا تھا کہ کشمیر کا فیصلہ کشمیر کے لوگ کریں گے۔ پھر انہوں نے ۲۵ جنوری ۱۹۵۲ء کو بھارت کی پارلیمنٹ میں بھی اس وعدے کا اعادہ کیا کہ ہم کشمیری عوام کے فیصلے کے پابند ہوں گے اور اس پر عمل درآمد کے لیے تیار ہوں گے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کو پوری دنیا نے تسلیم کر رکھا ہے اور بھارتی حکمران بھی کئی سال تک ان قرار دادوں کو نہ صرف تسلیم کرتے ہیں بلکہ دنیا کو ان پر عمل درآمد کی یقین دہانی بھی کرواتے رہے۔ اب بھارت نے اقوام متحدہ کی قرار دادوں کو تسلیم نہ کرنے کے ساتھ ساتھ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ کی رٹ لگا رکھی ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں اور تقسیم ہند کے ایجنڈا کے مطابق پاکستان مسئلہ کشمیر کا ایک باقاعدہ فریق ہے۔ چنانچہ قرار دادوں کی موجودگی میں وہ اس مسئلے کو سلامتی کونسل میں بھی اٹھا سکتا ہے۔ مسئلہ کشمیر کی اہمیت کے بارے میں ایک موقع پر امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ "مسئلہ کشمیر کے حل کے بغیر خطے میں امن قائم نہیں ہو سکتا، حکومت کو مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لیے اپنی اخلاقی، سفارتی اور سیاسی سرگرمیوں کو تیز کرنا چاہیے۔" انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق حل ہونا چاہیے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ اپنی پالیسی کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ ستم کی بات یہ ہے کہ بھارت پاکستان میں دہشت گردی اور تخریب کاری کے واقعات کی سرپرستی کر کے پاکستان کو عدم استحکام سے دو چار کر رہا ہے۔ اس کے افغانستان میں تو فیصل خانے دہشت گردی کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔" دنیا اس امر پر شہادہ ہے کہ کشمیر کا تنازعہ ۶۹ سال گزرنے کے باوجود ابھی تک حل طلب اور پاکستان اور بھارت کے درمیان شدید جھگڑے کا سبب بنا ہوا ہے۔ اس دوران دونوں ملکوں کے کئی بار مذاکرات ہوئے اور تین جنگیں بھی ہوئیں۔ پاکستان بھارت کنٹرول لائن پر بھارتی اشتعال انگیزی اور خونریزی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ اسی طرح برطانیہ جس کا پیدا کردہ یہ مسئلہ ہے وہ بھی ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ برہان والی کی شہادت کے بعد وادی میں حریت پسندوں کی سرگرمیاں تیز تر ہو گئی ہیں اور بھارت کی ظالم فوج کے مظالم بھی بڑھ گئے ہیں۔ مگر حریت پسندوں کے عزم و استقلال اور جذبہ قربانی و آزادی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ایک عالم گواہ ہے کہ بھارت نے ریاست جموں و کشمیر کے وسیع رقبے پر فوجی طاقت کے بل بوتے پر غاصبانہ فیصلہ کر رکھا ہے۔ لیکن بھارت اپنی دیرینہ آرزو کے مطابق کشمیر حریت پسندوں کی جدوجہد آزادی کو آٹھ لاکھ ظالم و جابر فوج کے جبر و تشدد کے باوجود انہیں زیر نہیں کر سکا۔ ہزاروں افراد کی قربانیوں کے باوصف خون شہیداں سے وادی جتنی رنگین ہو چکی ہے حصول آزادی کا جذبہ اور اسلامی تشخص کا دلولہ اتنا ہی تیز ہو رہا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ کشمیری حریت پسند جس جذبہ ایمانی اتحاد اور عزم و ہمت کے ساتھ ایثار و قربانی کی لازوال داستانیں رقم کر رہے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ دن دور نہیں جب وادی جموں و کشمیر پیچہ بہ پیچہ آزاد ہوگی اور وہاں سبز ہلالی پرچم لہرائے گا۔

تاریخ شاہد ہے کہ قربانیاں کبھی بھی رائیگاں نہیں جاتیں اور کشمیریوں پر جس قدر ظلم ڈھائے جا چکے ہیں اور ڈھائے جا رہے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ وادی کشمیر میں مسلمانوں کا کوئی گھرایا نہیں جس کا کوئی فرد آزادی کی راہ میں شہید نہ ہوا ہو اور کوئی شخص ایسا نہیں جو بھارت کی ظالم فوج کے قہر کا نشانہ نہ بنا ہو۔ ڈوگرہ فوجیوں کی درندگی کا عالم یہ ہے کہ مسلمان عورتوں کی عصمت دری کا نشانہ بناتے ہوئے کسں بچوں اور عمر رسیدہ خواتین کو بھی معاف نہیں کیا۔ بے

بشیر انصاری

☆ جناب پروفیسر عبدالغفور راشد
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لہیانوی
اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 اہل اسلام کو اذیت..... کیوں (خطبہ حرم)
- 8 دو روزہ پیام امن و معتدل مکار کا کنٹرول
- 10 تحریک آزادی کشمیر اور ہماری یقینی
- 12 سیدنا زید بن ثابت انصاری
- 15 سنت فجر بعد از اقامت
- 16 کشمیر..... تاریخ کے آئینہ میں
- 18 احساس گناہ اور ہمارا معاشرہ
- 20 دو گنا از
- 21 قسم... احکام و مسائل
- 23 طب و صحت
- 25 تبرہ کتب

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل زرینجر کے نام کی جائے

پتہ ہفت روزہ "اطلس شد" چک ایل شد

(المعرفتی نمبر) 106، راہی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257، فکس: 042-37725525
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ ذریعہ تعاون بھیجنے کے لیے

پیرانہ دیکھ، راج کوڈ: 02111 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

بدل اشتراک

- سالانہ 600/- روپے
- شش ماہی 350/- روپے
- ہفت روزہ کی 650/- روپے
- پندرہ روزہ کی 6000/- روپے
- نی پورچ 20/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "کشمیر پٹ ان" شاہ خالد ناؤن ٹی ٹی روڈ شاہدہ لاہور سے چھوڑا کر 106 راہی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

شہر مساجد کا تقدس پا مال ہوا۔ پورا خطہ خون سے لالہ زار ہوا۔ اس طرح خطے کا امن ایک خواب بن کر رہ گیا ہے۔

۵ فروری کی آمد آمد ہے۔ باخبر لوگ جانتے ہیں کہ کم و بیش ربح صدی سے یہ دن پوری دنیا میں کشمیری اور پاکستانی جہاں بھی قیام پذیر ہیں وہ کشمیریوں کے ساتھ پورے عزم و استقلال اور جذبہ ایثار و اخوت کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس بار بھی وطن عزیز کے تمام چھوٹے بڑے شہروں سیاسی و دینی عوامی اور سماجی تنظیموں کے زیر اہتمام عظیم الشان و بھرپور ریلیاں مظاہرے اور جلسے منعقد کیے جائیں گے اور ملک بھر میں تعطیل کا سماں ہوگا۔ سینہ ناز اور جلسوں میں شہدائے کشمیر کو خراج عقیدت پیش کیا جائے گا۔ ان تمام پروگرامز کے ذریعے کشمیری مسلمانوں کو یہ پیغام دینا مقصود ہوگا کہ وہ اپنی آزادی کی جدوجہد اور اسلامی شخص کی بقا کے لیے جو گرانقدر قربانیوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں اس میں وہ تنہا نہیں بلکہ نیکو پاکستانی کی پشت پر ہیں۔

بھارت کے لیے پیغام یہ ہے کہ وہ کشمیری حریت پسندوں پر مظالم بند کر دے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق انہیں حق خود ارادیت دینے سے پس و پیش نہ کرے۔ حکمرانوں کے لیے پیغام یہ ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کو سیاسی سفارتی سطح پر دنیا میں اس طرح پیش کریں کہ بھارت اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرنے پر مجبور ہو جائے۔ عوام کے لیے پیغام یہ ہے کہ پانچ فروری کو اظہار یکجہتی کی تقاریب میں پورے جوش و خروش کے ساتھ شریک ہوں اور یہ ثابت کر دیں کہ ہم کشمیری مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ دن آکر رہے گا جب کشمیر بنے گا پاکستان۔

کشمیر ہماری شاہ رگ

کشمیر اپنی شاہ رگ ہے جان لو
اپنے دریا آئیں اس وادی سے سب
ان کا پانی اٹھایا ہے روکتا
فامساد قبضہ بھارت نے کیا
ناز ہم اس کے اٹھانے لگ گئے
قلم ہ اپنے وہ ہوتا ہائے شیر
اس کے دھوکے میں ہیں کتنے آگئے
بغل میں رکھتا چھری منہ میں ہے رام
ہال بھر نہ اپنے موقف سے ہٹا
مبنی بر انصاف موقف اپنا ہے
ہم نے کتنے دستوں ہلے یہاں
لاکھ ہمدوں میں چھپاتے اپنا جھوٹ
کشمیریوں کی ٹیٹھ میں گھونپا چھرا
بلبل اٹھی قیادت ان کی اب
ہے شہیدوں کا لہو نوحہ سناں
کتنے لوگوں نے لٹایا جان و مال
رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو
مت دفا خون شہیداں سے کرو
سر اٹھا کے دنیا میں تم سب جیتو
دولت احساں مالک کر عطا
حق نصیحت کا ادا ماحم کیا

یہ بیاں قائم کا ہے بھپان لو
ان کے دم سے قائم اپنی تاب و تاب
اپنا ماحم کب اسے ہے ٹوکتا
اہل ایساں کوئی بھر کے دکھ دیا
دوستی اس سے جگانے لگ گئے
ہر قدم ہ ہم کو کرتا جائے زیر
ہر قدم ہ مات اس سے کھا گئے
کس عیاری سے نکالے بنیا کام
کس ڈھٹائی سے وہ غلطی ہ ڈٹا
بن چکا یکسر وہ اب اک سہنا ہے
غلغ غلغ کہہ اٹھی عیاں را چہ بیاں
جان کیسے اس کی اب سکتی ہے چھوٹ
حشر ان کا کر دیا ہم نے برا
اس قدر ڈھایا ہے تم نے لو غضب
ٹوٹا ہم ہ کیوں کہیں ہے آسمان
مت بناؤ ان کو سب خواب و خیال
اس کی خوشبو پھیلے گی اب چار سو
رنگ خاکے میں شہادت کے بھرد
جام بڑھ کے سب شہادت کے ٹیٹھ
بے حس سے قوم مسلم کو بچا
دے ملہ اس کو تو رب دوسرا

کاوش لکھ: جناب عبدالرحمن ماحم ایم، اے (میاں جنوں)

بیت
مولانا
مفت
ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات اسلامیہ
سائنس، ٹیکنالوجی، مواصلات، پاکستان
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

احکام و مسائل

بیوہ سے شادی

سوال

میں نے ایک بیوہ سے شادی کی ہے جس کے چار بچے ہیں اس سے شادی کرنے کا مقصد اس کے ساتھ ہمدردی کرنا ہے لیکن میرے ساتھی کہتے ہیں کہ ”زن بیوہ نکلن کر چہ جور است“ یعنی بیوہ کے ساتھ شادی نہ کرو اگر چہ وہ حور ہو۔ کیا میں نے اس سے شادی کر کے غلط کام کیا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب

بیوہ سے نکاح کرنا کوئی عیب نہیں۔ جیسا کہ فارسی کی مذکورہ ضرب المثل سے تاثر دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی پہلی شادی ایک بیوہ خاتون سیدہ خدیجہ الکبریٰ بنتی خویلدہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام امہات المؤمنین بیوگان ہی تھیں اس لیے بیوہ سے شادی کرنا مستحب عمل ہے جبکہ وہ بچوں والی ہو تاکہ اس کے ساتھ تعاون کے علاوہ اس کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا بھی بندوبست ہو سکے۔ قرآن مجید میں اس کا اشارہ بایں الفاظ موجود ہے: ”تم میں سے جو مرد عورت بے نکاح ہوں ان کا نکاح کر دو۔“ (النور: ۳۲)

اگر بیوہ سے شادی کرنے میں کوئی مصلحت کارفرما ہے جیسا کہ سوال میں واضح کیا گیا ہے تو ایسے حالات میں اس سے شادی کرنا افضل اور بہتر ہے۔ چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک بیوہ سے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے کنواری سے شادی کیوں نہ کی تاکہ وہ تجھ سے دل لگی کرتی اور تو اس سے ہنسی مذاق کرتا۔“..... سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے والد گرامی جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے اور وہ اپنے پیچھے نو بیٹیاں چھوڑ کر گئے تھے۔ میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ ان بیٹی کوئی نا تجرب کار گھر میں لے آؤں جو ان کی تربیت نہ کر سکے۔ اس لیے میں نے ایک بیوہ سے شادی کی ہے تاکہ وہ ان کا خیال رکھے اور ان کی اصلاح کرے رسول اللہ ﷺ نے میری تشہین فرمائی اور اسے درست قرار دیا۔ (بخاری: المغازی: ۴۰۵۲)

اس حدیث کی روشنی میں مسائل نے ایک بیوہ سے شادی کر کے بہت اچھا اور بہتر کام کیا ہے اس کے بعد لوگوں کی باتوں اور دوستوں کے مذاق کی اسے کوئی پروا نہیں کرنا چاہیے۔ اس نے وہی کام کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ کیونکہ آپ ﷺ کی اکثر ازواج بیوہ تھیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا مصداق ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے۔ (آمین!)

شادی کے لیے والدہ کی رضامندی

سوال

میں نے ایک دیندار عورت سے شادی کی ہے لیکن میری والدہ اس شادی پر رضامند نہیں اس پر میرے دوست بھی کہتے ہیں کہ والدہ کے پاؤں تلے جنت ہے اس لیے تم اس کی بات مانتے ہوئے اسے چھوڑ دو شریعت ایسے حالات میں کیا حکم دیتی ہے؟

جواب

شادی ہمارے معاشرے کا بہت حساس اور نازک معاملہ ہے اس کے متعلق جذباتی فیصلے کی بجائے اس کے ہر پہلو پر غور و فکر کرنا چاہیے۔ قرآن و حدیث کے مطابق والدین کے ساتھ نیکی، حسن سلوک اور ان سے محبت کرنا بہت ضروری ہے لیکن دوسری طرف شریعت نے ایک دیندار عورت سے شادی کرنے کی ترغیب دلائی ہے تاکہ وہ آدمی کے لیے اچھی بیوی ثابت ہو۔ اپنی اپنے خاوند کی حفاظت کرے اور اولاد کی بھی تربیت کرے۔ مسائل کو چاہیے تھا کہ وہ اپنی والدہ کو اعتماد میں لے کر شادی جیسا اہم معاملہ طے کرتا۔ اب چونکہ یہ کام ہو چکا ہے اس لیے اسے چاہیے کہ وہ اپنی والدہ کو اس کام پر راضی کرے اور اس کی تعلیم یافتہ بیوی بھی اس سلسلہ میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ امید ہے کہ پہلو میں دھڑکتا ہوا دل رکھنے والی والدہ اس سے راضی ہو جائے گی۔ مسائل کو چاہیے کہ وہ حکمت عملی سے کام لے کر دونوں چیزوں کو جمع کرے ایک اپنی مرضی کی دیندار عورت سے شادی اور دوسری اپنی والدہ کی رضامندی جو انتہائی اہم ہے۔ باقی رہی وہ حدیث کہ ”جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے“ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں۔ امام ابن عدی نے اس حدیث کے متعلق لکھا ہے: ”یہ حدیث منکر ہے۔“ (اکمال لابن عدی: ج ۶، ص ۷۴۳)

اس کی سند میں منصور بن مہاجر اور ابو النضر دوراوی غیر معروف ہیں اس بناء پر خطیب بغدادی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (کشف الخفاء: ج ۱، ص ۴۰۱)

علامہ البانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی بجائے درج ذیل حدیث کافی ہے: ”ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا اللہ کے رسول! میرا ارادہ جنگ کے لیے جانے کا ہے اس سلسلہ میں آپ کا مشورہ درکار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری والدہ ہے؟“ اس نے عرض کیا جی ہاں میری والدہ زندہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے پاس ہی رہ کیونکہ جنت اس کے پاؤں تلے ہے۔“ (نسائی: المجاہد: ۳۱۰۶)

یہ ایک محاورہ ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ اس کی خدمت کرنے سے تجھے جنت حاصل ہوگی۔
امام حاکم نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔ (مستدرک الحاکم: ج ۳، ص ۱۵۱)

حدیث میں ظاہری تضاد

سوال ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر فرمایا کہ ہر شخص نماز عصر بنوقریظ پہنچ کر ادا کرے جبکہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ نماز ظہر بنوقریظ پہنچ کر ادا کی جائے۔ اس قسم کا تضاد احادیث میں کیوں ہے؟ اس کی وضاحت کریں۔

جواب احادیث میں تضاد نہیں ہے کیونکہ احادیث کی بنیاد وحی الہی ہے اور اللہ کی وحی میں تضاد نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود محدثین عظام نے اس موضوع کو بھی لیا ہے اور باقاعدہ اس پر کتب تالیف کی ہیں کہ جن احادیث میں بظاہر تضاد ہے ان میں تطبیق کی کیا صورت ہے۔ درج بالا احادیث کا پس منظر یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ خندق سے کامیابی کے ساتھ واپس ہوئے تو ظہر کے وقت سیدنا جبریل علیہ السلام تعریف لائے اور کہا: اللہ کے رسول! آپ کے لیے اللہ کا حکم یہ ہے کہ آپ فوراً بنوقریظ پر فوج کشی کریں۔ چنانچہ آپ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جو بھی سح و اطاعت کا خوگر ہے اسے چاہیے کہ وہ نماز عصر بنوقریظ پہنچ کر ادا کرے۔

یہ حکم سننے کے بعد تمام صحابہ بنوقریظ کی طرف چل پڑے کچھ حضرات کو نماز عصر کا وقت راستے میں آگیا تو ان میں سے بعض نے کہا ہم تو بنوقریظ پہنچ کر ہی نماز ادا کریں گے جبکہ کچھ حضرات کہنے لگے کہ ہم ابھی نماز پڑھتے ہیں کیونکہ اس کا وقت ہو چکا ہے۔ آپ کا ارادہ یہ نہیں تھا کہ ہم بروقت نماز نہ پڑھیں بعد میں جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ نے کسی پر بھی ننگی کا اظہار نہ کیا۔ (بخاری المغازی: ۳۱۱۹)

بہر حال راستے میں نماز پڑھنے اور نہ پڑھنے والے دونوں فریق اجر و ثواب کے حقدار ہوئے لیکن جن لوگوں نے نماز کا وقت ہونے پر راستے میں ادا کر لی انہوں نے دو فضیلتوں کو حاصل کر لیا۔ ایک بروقت نماز عصر ادا کرنے کی اور دوسری بنوقریظ بروقت پہنچنے کی جبکہ دوسرے فریق نے رسول اللہ ﷺ کے ظاہر فرمان کے پیش نظر نماز عصر تاخیر سے ادا کی۔ اس لیے ان پر کوئی نکتہ چینی نہیں کی گئی۔ اس حدیث میں نماز عصر کا بیان ہے جبکہ دوسری حدیث میں نماز ظہر کا ذکر ہے کہ اسے بنوقریظ پہنچ کر ادا کیا جائے۔ (مسلم الجہاد: ۴۶۰۲)

ان روایات میں اس لیے تضاد نہیں کیونکہ غزوہ خندق سے فراغت کے بعد جن لوگوں نے نماز ظہر پڑھ لی تھی رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ نماز عصر بنوقریظ باکرا ادا کریں اور جنہوں نے ابھی نماز ظہر نہیں پڑھی تھی انہیں حکم دیا کہ نماز ظہر بنوقریظ پہنچ کر پڑھیں۔ (فتح الباری: ج ۷، ص ۵۱۱)

ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک مجتہد انسان سے غلط اور صحیح دونوں کام سرزد ہو سکتے ہیں اور خطا صادر ہونے پر اسے گنہگار نہیں قرار دیا جاسکتا مگر جب اسے قرآن و حدیث سے اپنی اجتہادی غلطی کا علم ہو جائے تو اسے اجتہاد ترک کرنا اور کتاب و سنت پر عمل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم!

ہندو لڑکی سے شادی پر تعاون

سوال میرا ایک دوست کسی ہندو لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے اس سلسلہ میں وہ مجھ سے مالی اور اخلاقی تعاون کا طلبگار ہے۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا ہندو لڑکی سے شادی ہو سکتی ہے اور اگر ہو سکتی ہے تو کیا اس سلسلہ میں تعاون کیا جاسکتا ہے؟

جواب کفار و مشرکین کی دو اقسام ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

① ایک وہ کفار ہیں جو کسی آسمانی کتاب کو مانتے ہیں جیسے یہودی اور عیسائی۔

② دوسرے وہ کفار ہیں جو کسی بھی آسمانی کتاب کے قائل نہیں جیسے ہندو اور سکھ وغیرہ۔

قرآن کریم نے صرف ایسے کفار کی عورتوں سے چند شرائط کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت دی ہے جو کسی آسمانی کتاب کو مانتے ہیں اور انہیں اپنی اصطلاح میں اہل کتاب کا نام دیا ہے اور وہ صرف یہودی اور عیسائی ہیں۔ ان کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”مومن عقیفہ عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں اور ان لوگوں کی عقیفہ عورتیں بھی جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔“ (المائدہ: ۵)

دوسری قسم کے کفار و مشرکین کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”مشرک عورتوں سے اس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔“ (البقرہ: ۲۲۱)

اس آیت کے پیش نظر ہندو لڑکی سے نکاح ناجائز اور حرام ہے۔ اگر کوئی شخص ہندو لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اسے قرآن و حدیث کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے کہ ایسا کرنا حرام ہے۔ اگر مان جائے تو ٹھیک بصورت دیگر اس کے ساتھ مالی اور اخلاقی تعاون کرنا حرام ہے۔ اس کی صراحت قرآن مجید میں ہے کہ گناہ اور سرکشی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔“ (المائدہ: ۲) (مسلم)

اما سجد نبوی فضیلہ النبی ڈاکٹر اسامہ خیاط

اہل اسلام کو اذیت۔۔ کیوں؟!

ترجمہ: جناب عبدالقیوم عبدالستار

فقہانی

جناب حافظ یوسف سراج

تاریخ

22 ربیع الثانی 1438ھ / 20 جنوری 2017ء

بعد وراثت کے بعد:

اللہ کے بندو! بھدار، ذہین اور باشعور آدمی کی خوبی ہے کہ وہ اپنی پر ثبات قدم رہتا ہے۔ صراطِ مستقیم اور سیدھی راہ پر ہرگز ہمو کر چلتا ہے۔ یہی عزم اسے حق کی راہ سے ہٹنے سے بچائے رکھتا ہے یہی عزم اس کیلئے اللہ کی رضا مندی اور اس کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے اور ان کے ذریعے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

مظہر آدمی ایسے تمام راستوں پر چلنے سے اپنے آپ کو بچاتا ہے جو اسے صراطِ مستقیم سے دور لے جاتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم نے ایک سیدھی نکیر کھینچی اور فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے یعنی صراطِ مستقیم ہے۔ پھر اس نکیر کے دائیں اور بائیں

جانب مزید نکیریں کھینچیں اور فرمایا: "ان راستوں میں سے ہر ایک کی طرف شیطان لوگوں کو بلا رہا ہے۔" پھر آپ ﷺ نے یہ پڑھا:

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ
فَاتَّبِعُوهُ ۖ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّيْكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۵﴾
"یہی میرا سیدھا راستہ ہے لہذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اس کے راستے سے ہٹا کر تمہیں پراگندہ کر دیں گے۔ یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمہیں کی ہے، شاید کہ تم کج روی سے بچو۔" (الانعام)

اللہ کے دین یعنی دین اسلام پر عمل پیرا ہونے اور اس کے عقائد اور فرض کی گئی چیزوں پر جم جانے اور اس کے کمالات کو تسلیم کر لینے سے انسان کی دنیاوی زندگی اور آخرت کی زندگی کامیابیوں سے بھر سکتی ہے۔ بندگانِ خدا! دین اسلام پر ثابت قدم رہنے کیلئے ضروری ہے کہ ایسی تمام عادتوں اور معاملات سے باز آ جانا ضروری ہے جن سے شریعت نے منع کیا ہے۔ ایسے کاموں سے رک

جانا بھی ضروری ہے، جن کے کرنیوالے کی مذمت کی گئی ہے۔ کیونکہ یہی عادات ہیں جن کے کرنے والا شیطانی راستے پر چل رہا ہے اور وہ گمراہی کے گڑھوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔

اے اللہ کے بندو! بے شمار گناہ ایسے ہیں جن میں لوگوں کو پھنسانے کی شیطان ترغیب دلاتا ہے۔ شیطان زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنے گروہ میں لانے کیلئے اپنے لشکر کو مضبوط بنانے کیلئے انسان کو ہلاکتوں میں دھکیلتے کیلئے سیدھی راہ پر چلنے والوں اور اللہ کے راستے کی طرف بڑھنے والوں کو خاص طور پر نشانہ بناتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا

تین عادتیں اور خصلتیں ایسی ہیں جو بندوں کیلئے بہت خطرناک ہیں اور وہ شیطانی راستوں میں سے ہیں اور ان پر چلنے والوں کو بہت زیادہ ڈرایا گیا ہے ان تینوں عادتوں کے انجام پر اگر غور کیا جائے تو وہ ایک ہی ہے، یعنی مسلمانوں کو نقصان اور تکلیف پہنچانا اور ان کیلئے فتنے اور برائی کو آسان کر دینا۔

يَدْعُوًا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿۶﴾
"در حقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے اس لیے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو وہ تو اپنے پیروکاروں کو اپنی راہ پر اس لیے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔" (فاطر)

تین عادتیں اور خصلتیں ایسی ہیں جو بندوں کیلئے بہت خطرناک ہیں اور وہ شیطانی راستوں میں سے ہیں اور ان پر چلنے والوں کو بہت زیادہ ڈرایا گیا ہے ان تینوں عادتوں کے انجام پر اگر غور کیا جائے تو وہ ایک ہی ہے، یعنی مسلمانوں کو نقصان اور تکلیف پہنچانا اور ان کیلئے فتنے اور برائی کو آسان کر دینا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ بات کرے گا اور نہ انہیں پاکیزہ کرے گا۔ ان

کیلئے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک وہ آدمی جو مسافر کو اپنی ضرورت سے زیادہ پانی استعمال نہیں کرنے دیتا۔ دوسرا وہ آدمی جو حکمران اور امام کی بیعت صرف دنیاوی مقصد کے حصول کیلئے کرتا ہے۔ اگر حکمران اسے کچھ دے تو بیعت پوری کرتا ہے اور اگر نہ دے تو بیعت میں کئے گئے وعدے پورے نہیں کرتا۔ تیسرا وہ آدمی ہے جو عصر کے بعد کسی کو کوئی چیز بیچتا ہے اور قسم کھا کر کہتا ہے کہ اس چیز کا اتنا ریٹ لگایا جا چکا ہے، خریدنے والا اس کی قسم کو سچ مانتے ہوئے وہ چیز خرید لیتا ہے۔ درحقیقت اسے کوئی ریٹ بھی نہیں لگایا گیا تھا۔

ان تینوں عادتوں میں سے پہلی عادت کجروی اور بخل کی بدترین صورت ہے، بخل کی کئی صورتیں ہیں اور یہاں ان تمام کو مثالوں سے واضح نہیں کیا جا سکتا۔ بخل اور کجروی کی طرف لانے والے ذریعے اور سبب انسان کے ذاتی مقاصد ہوتے ہیں ان مقاصد کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں مثلاً ایک آدمی جو تنگدست تھا، اللہ نے اس پر احسان فرمایا اور اسے بہت رزق دیا مگر اس کے باوجود وہ غربت کے ڈر سے بخل اور کجروی کی انتہا کر دیتا ہے اور بخل اس کی عادت بن جاتا ہے وہ کوئی چیز بھی خرچ کرنے سے پہلے ہزار بار سوچتا ہے، اس کی عادت بن جاتی ہے کہ وہ مال اور دولت جمع کرنے کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے آپ پر بھی خرچ نہیں کرتا اور اپنے بیوی بچوں کو بھی کچھ نہیں دیتا۔

البتہ جو آدمی اعتدال سے خرچ کر کے اپنے اور اپنے بیوی بچوں کیلئے کچھ جمع کرنے کیلئے بچت کرتا ہے (تو ایسا آدمی اس میں شامل نہیں ہے)۔ وہ اس لئے یہ کرتا ہے کہ اس کے بیوی بچے اس کے بعد غربت اور تنگدستی نہ دیکھیں اور وہ اعتدال سے اس طریقے پر چلتا رہتا ہے۔ اس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے:

هُوَ لَا يَجْعَلُ لَكَ فِتْنَةً ۚ وَلَٰكِنَّ لَكَ مَغْلُوبَةً إِلَىٰ عُنُوتِكَ ۚ وَلَا

تَبَسُّطُهَا كَلَّ الْبَسِطَ فَتَقَعَدَ مُلُومًا مَّعْسُورًا ﴿٥﴾

”نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔“ (بنی اسرائیل)

اس اعتدال سے وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

بخل کی بدترین صورتوں میں ایک یہ ہے کہ وہ اضافی پانی کسی ضرورت مند کو نہ دے، مثلاً اگر کسی کے پاس کنواں یا پانی کا چشمہ ہے اور آس پاس اور پانی بھی نہیں، تو پانی کا مالک کسی مسافر کو بھی یہ پانی استعمال نہ کرنے دے اور کسی جانور یا پرندے کو بھی وہاں پانی کے پاس نہ آنے دے، اور صورت حال یہ ہو کہ پانی کے استعمال میں اس کا کوئی نقصان بھی نہ ہو، تو ایسا آدمی بدترین بخل اور کنجوس ہے۔

اگر ایسا آدمی یہ پانی استعمال

کرنے دے اور خرچ کرے تو اس کیلئے

بہت بڑا اجر اور ثواب ہے، کیونکہ بخاری شریف کی روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر جان دار کو پانی پلانے

میں اجر ہے۔“ شریعت الہی کی روشنی میں پانی کے چشموں اور کنوؤں سے پانی استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزوں میں سب مسلمان شریک ہیں۔ 1 گھاس۔ 2 پانی 3 اور آگ۔“ (ابوداؤد مسند احمد)

پانی سے مراد وہ پانی ہے جو ایسی جگہ ہے جو تمام لوگوں کی ضرورت ہو اور وہ پانی ضرورت سے زیادہ بھی ہو۔ دوسری بری عادت جس کے بارے میں سخت سزا دینا ذرا یا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے حکمران کو دھوکہ دینا اور اس کے ساتھ فریب کرنا۔ اس دھوکے سے مراد یہ ہے کہ اس کی بیعت اور اطاعت کو صرف دنیاوی مقاصد اور اچھے کیلئے توڑ اور چھوڑ دیا جائے یا پھر دنیا کے کسی منصب وغیرہ کی وجہ سے بیعت توڑ دی جائے۔ ایسے دھوکے باز اور فریبی کا مقصد صرف منصب کا لالچ اور دنیاوی ساز و سامان ہوتا ہے اور وہ اس کیلئے حکمران سے کی گئی بیعت کو توڑ دیتا ہے۔ ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّالِيْزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ ؕ فَاِنْ اَعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ كُمْ يُعْطَوْا مِنْهَا اِذَا هُمْ يَسْتَحْطُوْنَ ۝۱۰﴾ (التوبہ)

”اے نبی! ان میں سے بعض لوگ صدقات کی تقسیم میں تم پر اعتراضات کرتے ہیں اگر اس مال میں سے انہیں کچھ دے دیا جائے تو خوش ہو جائیں اور نہ دیا جائے تو بکڑنے لگتے ہیں۔“

اسی لئے حکمران کے خلاف بغاوت اور بیعت توڑنے پر شدید سزا سنائی گئی ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس ڈراوے کی وجہ یہ ہے کہ حاکم کے خلاف بغاوت سے مسلمانوں کا اتحاد ختم ہو جاتا ہے اور اگر ولی الامر یعنی حکمران کی اطاعت میں عزت اور آبرو، مال اور دولت اور جانیں محفوظ رہتی ہیں تو اس کی اطاعت ضروری ہے۔ حاکم کی بیعت میں بنیاد یہ ہے کہ حاکم سچائی پر عمل پیرا ہو،

حکمران کی بغاوت کرنے والوں کو سوائے نقصانات کے کچھ نہیں ملنے والا۔ کیا انہیں کوئی دنیاوی نعمت یا سکون نصیب ہوا؟ انہیں دنیا میں بھی نقصان اور خسارے ہی اٹھانے پڑیں گے۔ ان باغیوں پر جو مصیبتیں اور شدتیں نازل ہو رہی ہیں اور جس بد امنی، تخریب کاری اور فساد کا انہیں سامنا ہے وہ سب ان کا اپنا کیا دھرا ہے۔

شرعی سزاؤں کا نفاذ کرے، نیکی کا حکم دینے اور گناہ سے روکنے کا اہتمام کرے۔

اس کے باوجود بھی اگر کوئی صرف مال اور دولت اور کسی دوسرے مقصد کیلئے حاکم کی بیعت کرتا ہے تو وہ بہت بڑے خسارے اور گھٹائے میں ہے اگر اسے اللہ نے معاف نہ کیا تو وہ اس ڈراوے میں شامل ہے۔

بچھلے گفتگو سے واضح ہوتا ہے کہ جو عمل صرف دنیاوی لالچ کیلئے کیا جائے وہ عمل گناہ ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والا گناہ گار ہے۔

اللہ کے بندو! حکمران کے خلاف بغاوت اور اس کی بیعت توڑنے کا مطلب غدر اور دھوکہ ہے۔ ایسے آدمی کے برا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اسلام دشمنوں کی سازش اور چال انہی باغی لوگوں کی وجہ سے کامیاب ہوتی ہے۔ یہ باغی مختلف صورتوں میں ان کے ایجنٹ بن گئے اور انہوں نے ان کو اپنے مقاصد کیلئے خوب استعمال کیا۔ درحقیقت ان باغیوں کی یہ عادت اسلام کی عمارت کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ مسلمانوں کے اتحاد کو تقسیم کر رہی

ہے اس سے گمراہی پھیلی رہی ہے، اصلاح کی بجائے فساد پھیل رہا ہے، اس بغاوت کے نتیجے میں ظلم و زیادتی اور الزام تراشی بھی پھیلی ہے۔ اس بغاوت سے ریاست اور عوام میں نقصان دہ چیزیں اور فساد پھیل رہا ہے۔ یاد رکھو! ان باغیوں کی بغاوت قیامت تک ان کیلئے ملامت ہے۔

حکمران کی بغاوت کرنے والوں کو سوائے نقصانات کے کچھ نہیں ملنے والا۔ کیا انہیں کوئی دنیاوی نعمت یا سکون نصیب ہوا؟ انہیں دنیا میں بھی نقصان اور خسارے ہی اٹھانے پڑیں گے۔ ان باغیوں پر جو مصیبتیں اور شدتیں نازل ہو رہی ہیں اور جس بد امنی، تخریب کاری اور فساد کا انہیں سامنا ہے وہ سب ان کا اپنا کیا دھرا ہے۔

قیامت کے دن ان باغیوں کی تمام لوگوں کے سامنے رسوائی کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر دھوکہ باز اور فریبی کی پشت پر قیامت کے دن جھنڈا ہوگا اور کہا جائے گا کہ یہ شخص دھوکہ باز ہے۔“

﴿وَإِنْ فِي ذٰلِكَ لَعِبْرَةٌ لِّاُولٰٓئِی الَّذِیْنَ اَلْبَصٰرَ ۝۱۰﴾ (التوبہ)

”اس میں ایک سبق ہے دیکھنے والوں کے لیے۔“

﴿وَإِنْ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٌ لِّمَن كَانَ لَهَا قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ ۝۱۱﴾ (التوبہ)

”اس تاریخ میں عبرت کا سبق ہے ہر اس شخص کے لیے جو دل رکھتا ہو، یا جو توجہ سے بات کو سنے۔“

دوسرا خطبہ:

اما بعد! اے اللہ کے بندو! تین بدترین عادتیں جو حدیث میں ذکر کی گئی ہیں، ان میں ایک یہ بھی ہے کہ خرید و فروخت میں دھوکہ کیا جائے اور مال میں اضافے کیلئے اور کمائی کرنے کیلئے ایسے ایسے حیلے اور طریقے اختیار کئے جائیں جن میں دھوکہ اور فریب ہو۔ اس دھوکے کی بدترین شکل یہ ہے کہ اسے سچ ثابت کرنے کیلئے قسمیں کھائی جائیں اور قسم اس لئے کھائی جائے تاکہ بے کار چیز کو عمدہ اور بہترین بنا کر بیجا جاسکے۔

اس میں بھی یہی شامل ہے کہ بیچنے والا یہ قسم کھائے کہ مجھے اس چیز کا اتنا مول لگایا جا چکا ہے درحقیقت اتنا مول اسے نہ لگایا گیا ہو۔

عالمی کانفرنس

دوروزہ پیام امن و معتدل مکالمہ

اسلام آباد

۲۳، ۲۴ جنوری ۲۰۱۷ء پاک چائینہ سنٹر اسلام آباد میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان و رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام ”پیام امن و معتدل مکالمہ“ کے عنوان سے دوروزہ شاندار کانفرنس منعقد ہوئی جس میں رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل جناب ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسیٰ، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائدین و ذمہ داران کے علاوہ دیگر جماعتوں کے رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس کے اہداف و مقاصد اور قائدین کے خطابات سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔ (ادارہ)

امیر محترم سینیئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر اسلام کو دہشت گردی کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے تو دیکھنا ہوگا یہ آئی کہاں سے ہے؟ دہشت گردی کو بعض لوگوں نے رد عمل میں ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ ہمارے مذہب کو اسی رد عمل نے نقصان پہنچایا، آج ہماری بقا اتحاد امہ میں ہے۔ اتحاد العلماء کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ ضرورت مسلم حکمرانوں کے اتحاد کی ہے۔ سعودی عرب نے ایک اچھی پیش رفت کی ہے۔ اس کی قیادت میں بننے والے اسلامی ممالک کے عسکری اتحاد کی سربراہی سابق آرمی چیف کو دیا جانا فخر کی بات ہے۔ ہر مسلمان کی جان حرم کیلئے حاضر ہے۔ ہم اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ حرمین اور سرزمین حرمین پر کوئی آج نہیں آنے دینگے۔

ڈپٹی چیئرمین سینٹ مولانا عبدالغفور حیدری

ڈپٹی چیئرمین سینٹ مولانا عبدالغفور حیدری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ دہشت گردی کی حمایت کرتے ہیں انکا تعلق دشمنان اسلام سے ہو سکتا ہے اسلام سے نہیں۔ آج اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے جسے روکنے کیلئے اس کے چہرے کو مسخ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس امت کے دہشت گرد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو دین کے نام پر دہشت گردی کرتے ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ دہشت گردوں کا بھارت امریکہ سے تو تعلق ہو سکتا ہے دین سے نہیں۔ اسلام مغربی دنیا میں پھیل رہا ہے، دہشت گردی و زندگی ہے اسلام نہیں۔ جو لوگ آلہ کار ہیں وہ پیغمبر اسلام کا نام نہ لیں۔ بے گناہ لوگوں کو قتل کرنا کہاں کا اسلام ہے۔

کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عبدالعزیز، قاری محمد حنیف جالندھری، حافظ سجاد قمر و دیگر نے خطاب کیا۔

سیکرٹری جنرل ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسیٰ

ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسیٰ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام امن و سلامتی کا دین ہے اور اعتدال پسندی اسلام کا اصل چہرہ ہے۔ جب بھی امت مسلمہ نے اعتدال کو چھوڑا تو امت مسلمہ مشکلات کا شکار ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ آج بہت سے مسلم ممالک خون میں تھڑے ہوئے ہیں۔ مسلمان اپنے اندر برداشت پیدا کریں اور شدت پسندی کی جگہ نرمی کو رواج دیں۔ اسلام نام ہی سلامتی کا ہے اس میں شدت پسندی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ رابطہ عالم اسلامی اسلام کے لیے بھرپور کردار ادا کرتا رہے گا۔

وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سردار محمد یوسف

وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سردار محمد یوسف نے کہا کہ ہمیں متحد ہو کر دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں مل کر اسلام کی خوبصورت تصویر پیش کرنی چاہئے کیونکہ اسلام امن اور اعتدال کا مذہب ہے۔ یہ کانفرنس امت مسلمہ کی اہم ضرورت ہے اور ہم حرمین شریفین کے تحفظ کے سلسلے میں سعودی حکومت اور عوام کے ساتھ ہیں۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ مسلمانوں کو متحد ہو کر اجتماعی طور پر پوری دنیا کو بتانا چاہیے کہ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ پاکستانی عوام اور افواج نے دہشت گردی کے خلاف بے شمار قربانیاں دیں۔ حرمین کے ساتھ اگر کسی کی محبت نہیں تو اس کے ایمان میں فرق ہے۔ پاکستانی عوام اور حکومت سعودی عرب کی سرزمین کے دفاع کیلئے جدوجہد کرتے رہیں گے۔

اسلام آباد (.....) مرکزی جمعیت اہل حدیث اور رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام ہونے والی پیام امن اور معتدل مکالمہ کانفرنس سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ شدت پسندی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے سعودی عرب کے اقدامات کی حمایت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا مشترکہ نصاب تعلیم اور معیشت ہونی چاہیے۔ اسلامی فوجی اتحاد کی حمایت کرتے ہیں۔ حرمین شریفین اور سرزمین حرمین پر کوئی آج نہیں آنے دیں گے۔ امریکی صدر ٹرمپ اسلام کے پیلاؤ سے خوفزدہ ہے۔ رابطہ عالم اسلامی کے کردار پر فخر ہے۔ مسلمانوں کو آج خود دہشت گردی کا سامنا ہے۔ اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے اس کے لیے بہترین پلیٹ فارم رابطہ عالم اسلامی کا ہے۔ ان خیالات کا اظہار رہنماؤں نے پاک چائینہ سنٹر میں ہونے والی دوروزہ کانفرنس کے افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

کانفرنس سے رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسیٰ، وفاقی وزیر مذہبی امور سردار یوسف، وفاقی سینیئر ساجد میر، ڈپٹی چیئرمین سینٹ مولانا عبدالغفور حیدری، سینٹ میں قائد ایوان راجہ ظفر الحق وزیر سرحدی امور عبدالقادر بلوچ، سعودی عرب کے سفیر عبداللہ المرزوق الزہرانی، قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کے چیئرمین ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، امیر جماعت اسلامی سرائی الحق، تحریک دفاع حرمین شریفین کے صدر ڈاکٹر علی محمد ابوزاب، سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمن خلیل، علامہ شاہ اویس نورانی، رابطہ عالم اسلامی پاکستان

اہل اسلام کو اذیت..... کیوں؟

اس نے ملتی جلتی اور بھی دھوکے کی کافی قسمیں ہیں جو کمزور ایمان والے کرتے ہیں، جس سے ان کی دنیا اور آخرت دونوں خراب ہو جاتی ہیں۔ خرید و فروخت میں جھوٹی قسم کھانے والے کی دنیا اس طرح خراب ہوتی ہے کہ اس سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جاتا ہے، لوگ اس سے تجارت یا لین دین کرنے سے بچتے ہیں اور ایک دن آتا ہے کہ اس کے گھر میں غربت اور تنگدستی چھا جاتی ہے۔

اس کی آخرت اس طرح خراب ہوتی ہے کہ وہ اس سخت سزا میں شامل ہوتا ہے جو آپ ﷺ کی حدیث میں ہے کہ تین لوگوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات ہی نہیں کرے گا، وہ ہیں احسان دہن والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان بیچنے والا اور اپنے تہہ بند اور شلوار وغیرہ کو تکبیر سے لٹکانے والا۔ (مسلم)

اس وعید میں خصوصی طور پر وہ لوگ شامل ہیں جو یہ جھوٹی قسم عصر کے بعد کھاتے ہیں۔ حاصل یہ اس وقت کے بائزیت ہونے کی وجہ سے ہے اور یہ فرشتوں کے جمع ہونے کا بھی وقت ہے۔

یا پھر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت باقی لوگ خالی ہاتھ گھروں کو لوٹ رہے ہوتے ہیں اور جھوٹی قسم کھانے والا اپنے جھوٹ کے ذریعے کمائی کر کے گھر کو لوٹتا ہے۔

جھوٹی قسم کے ذریعے مال بیچنے والے کے گناہگار ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔"

اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کافر بن گیا، بلکہ مراد یہ ہے کہ ایسا آدمی اس معاملے میں ہماری شریعت اور سنت کے مخالف ہے۔ یہ اس کے گناہگار اور گمراہ ہونے کیلئے کافی ہے۔

بندگان الہی! اللہ سے ڈر جاؤ اور ان تین عادتوں سے اپنے آپ کو ضرور بچاؤ اور ہر اس عادت یا گناہ سے بھی بچ جاؤ جس کے بارے میں کوئی نکتہ سزا سنائی گئی ہو۔ اگر تم ان تمام عادتوں، خصلتوں اور برے کاموں سے بچ جاؤ گے تو کامیاب و کامران ہو جاؤ گے۔

اے اللہ! رحمتیں اور سلامتی نازل فرما اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر۔ اے اللہ! خلفائے راشدین، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی سے راضی ہو جا۔ تمام صحابہ کرام، تابعین عظام اور ان کے نقشبند پر چلنے والوں سے راضی ہو جا۔ اے اللہ! اپنا فضل و کرم اور احسان فرما کہ ہم سب سے بھی راضی ہو جا۔ آمین!

الزام لگاتا ہے وہ خود سمجھتا ہے کہ اسلام کا اس سے تعلق نہیں۔ اسلام پر دہشت گردی مسلط کی گئی ہے ہم پر الزام لگانے والے خود دہشت گردوں کو سپورٹ اور تعاون فراہم کرتے ہیں۔ افسوس کہ ہم مشترکہ نصاب تعلیم نہیں دے سکے۔ آج اگر مسلم نوجوان مغرب کی آنکھ سے دیکھتا ہے تو ہمیں مشترکہ نصاب تعلیم مرتب کرنا ہوگا۔ اسلامی دفاع کے لئے اتحاد کسی اور کے خلاف نہیں بلکہ اسلامی مفادات کے تحفظ کے لئے ہے، ہم ہر قسم کی قربانی دے سکتے ہیں البتہ حرم اور سعودی عرب کا تحفظ ہر قیمت پر چاہتے ہیں۔ اسلام اور عالم اسلام کے دفاع کے لئے 22 کروڑ پاکستانی سعودی عرب کے ساتھ ہیں۔

تحریک دفاع حرمین شریفین کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمن غلیل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں، بعض فتنہ پرور جماعتیں اسلام کا نام لے کر قتل و غارت کر رہی ہیں ایسی جماعتوں کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ رابطہ عالم اسلامی عالم اسلام کا عظیم ادارہ ہے وہ اسلام کی ترویج کے لیے بنیادی کردار ادا کر سکتا ہے۔ پاکستان کے عوام کا دل سعودی عرب کے ساتھ دھڑکتا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسلام کی حقیقی تصویر عوام کے سامنے پیش کریں۔

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے)

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ رابطہ عالم اسلامی نے ہمیشہ مسلمانوں کی رہنمائی کی ہے اور اس کے کردار پر ہمیں فخر ہے۔ سعودی عرب نے ہمیشہ پاکستان کا ساتھ دیا ہے جس پر ہم سعودی حکومت کے شکرگزار ہیں۔ علامہ شاہ اویس نورانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم ممالک کے ذخائر پر قبضہ کرنے کی اجازت کسی صورت نہیں دی جائیگی۔ مکہ و مدینہ ہمارے مقدس شہر ہیں ان کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ حرمین کے تحفظ کے لئے پاک فوج سے پہلے بائیس کروڑ عوام تیار ہیں، سعودی عرب پر قبضہ کا خواب پورا نہیں ہونے دیں گے۔ ہم سعودی عرب ایمان کی بیٹری چارج کرنے جاتے ہیں جس کے تحفظ کے لئے ہم جان مال قربان کر دیں گے۔

اسلام جارحیت کا نہیں دفاع کا حق دیتا ہے۔ پاکستان ایٹمی ملک نہ ہوتا تو نہ جانے بھارت کیا کچھ کرتا۔ سعودی عرب، حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے ہم سب تیار ہیں۔

سینئر راجہ محمد ظفر الحق (مسلم لیگ ن)

قائد ایوان سینٹ سینئر راجہ محمد ظفر الحق نے کہا کہ دہشت گردی سے نہ صرف اسلامی ممالک کو خطرہ ہے بلکہ پوری دنیا دہشت گردی سے متاثر ہے اور پوری دنیا کا بچاؤ اسلامی تعلیمات میں مضمر ہے۔ اسلام پر امن دین ہے۔ محبت، رواداری، برداشت، امن کا درس دیتا ہے اور دہشت گردوں کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ سعودی عرب انتہائی مشکلات کے باوجود اپنی ذمہ داریاں احسن طریقہ اور قائدانہ کردار جرأت سے نبھا رہا ہے۔ نیٹو اتحاد اسلام کے خلاف بنا۔ ٹرمپ کی طرح کوئی اظہار کرے یا نہ کرے لیکن یہ اسلام کے پھیلاؤ سے خوفزدہ ہیں۔ سعودی عرب کا قائدانہ کردار قابل تحسین ہے۔ سعودی عرب اور حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے پاکستان کا ہر بچہ کٹ مرنے کو تیار ہے۔

وفاقی وزیر فیضینٹ جنرل (ر) عبدالقادر بلوچ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعتدال پسندی بین الاقوامی امور میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ امت مسلمہ کے مسائل کا حل دھماکا، قتل و غارت میں تلاش کیا جا رہا ہے معاملات کو حل کر حل کیا جائے۔ مسلم ممالک امن قائم کرنے کے حوالے سے اقدامات اٹھانے کے بجائے مغرب کی طرف دیکھنا بند کریں۔ ہمیں مذہبی فرقہ پرستی میں الجھا دیا گیا ہے اور اسلام کی تعلیمات سے نا آشنا لوگ بندوق اٹھا کر دین کے علمبردار بن گئے ہیں۔ دہشت گردی اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی ہے، رابطہ اسلامی اس کی بھرپور مذمت کرے۔ امریکی صدر اسلامی انتہا پسندی کے ساتھ ساتھ اس کی وجوہات کا بھی ذکر کرتے تو اچھا ہوتا۔ چند لوگوں کی وجہ سے پوری دنیا ہمارے خلاف اکٹھی ہو گئی ہے علماء اکثمتے ہو کر انتہا پسندی کے خلاف باتیں کریں۔ حکومت کی کوشش ہے کہ انتہا پسندی، فرقہ واریت کا خاتمہ ہو اقلیتوں کو حقوق حاصل ہوں۔

سینئر سراج الحق

امیر جماعت اسلامی پاکستان سینئر سراج الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں آج امن اس لئے نہیں کہ آج انصاف ناپید ہو چکا انسانیت کا امن صرف اسلامی نظام میں مضمر ہے۔ جو اسلام پر دہشت گردی کا

محمد جناب میاں تینق الرحمن (رہبر سیکالر)

تحریک آزادی کشمیر ہماری یکجہتی

نے سیاسی دفاعی اقتصادی اور جغرافیائی حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے کشمیر کو پاکستان کی ”شہ رگ“ قرار دیا۔ مسلم کانفرنس نے بھی کشمیری مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے 19 جولائی 1947ء کو سردار ابراہیم خان کے گھر سری نگر میں باقاعدہ طور پر ”قرار داد الحاق پاکستان“ منظور کی۔ لیکن جب کشمیریوں کے فیصلے کو نظر انداز کیا گیا تو مولانا فضل الہی وزیر آباد کی قیادت میں 23 اگست 1947ء کو نیلاٹ کے مقام سے مسلح جدوجہد کا باقاعدہ آغاز کیا۔ 15 ماہ کے مسلسل جہاد کے بعد موجودہ آزاد کشمیر آزاد ہوا۔ پنڈت جواہر لعل نہرو اقوام متحدہ پہنچ گئے

پاکستان میں ہر سال پانچ فروری کو ”یوم یکجہتی کشمیر“ منایا جاتا ہے جس کا مقصد مقبوضہ کشمیر کے مظلوم عوام کے ساتھ اپنی ہمدردی کو ظاہر کرنا اور ان کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلانا ہے۔ اس کے ساتھ ان کو یہ پیغام بھی دینا ہے کہ وہ اپنے مقاصد کے لیے کوششیں کرنے میں تنہا نہیں ہیں بلکہ ہم بھی ان کے ساتھ ہیں۔ عالمی برادری اور عالمی اداروں تک ان کا موقف پہنچانے اور اس کی حمایت کرنے میں ہم اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ کشمیری عوام کے مطالبات کو پورا کرانے میں جو قانونی، سیاسی اور سفارتی راہیں اختیار کرنا پڑیں ہم انہیں اختیار کریں گے۔

مقبوضہ کشمیر میں بروز جمعیت المبارک مکمل ہڑتال کی کال دی۔ زبردست تاریخی ہڑتال ہوئی اور سری نگر کے لال چوک میں کشمیری عوام نے ایک مرتبہ بھر سبز ہلالی پرچم لہرایا۔ بھارت نے 4 اور 13 مارچ 1975ء کو بالترتیب بھارتی لوک سبھا اور راجیہ سبھا سے اس معاہدہ کی توثیق کروائی۔ پاکستان نے اقوام متحدہ سے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں اور شملہ معاہدے کے مندرجات کی خلاف ورزی ہے۔ 1981ء میں جب ریاستی اسمبلی کے انتخابات کا اعلان کیا گیا تو تمام کشمیری سیاسی جماعتوں نے ایک مشترکہ پلیٹ فارم کے ذریعے الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا۔

مسلم متحدہ محاذ کے راہنماؤں نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ الیکشن جیت کر ہندوستان کے ساتھ الحاق کی اس قرار داد کو ریاستی اسمبلی میں منظور قرار دیں گے۔ حریت کانفرنس کے موجودہ سربراہ سید علی گیلانی اور جہاد کونسل کے صدر سید صلاح الدین نے بھی ان انتخابات میں حصہ لیا۔ 23

مارچ 1987ء کو ریاستی اسمبلی کے انتخابات میں مسلم متحدہ محاذ کی واضح اور فیصلہ کن فتح کو دھونس اور دھاندلی کے ذریعے شکست میں تبدیل کر کے ہندوستان نے کشمیری عوام کی پرامن ذریعے سے تبدیلی لانے کی خواہش کو

15 ماہ کے مسلسل جہاد کے بعد موجودہ آزاد کشمیر آزاد ہوا۔ پنڈت جواہر لعل نہرو اقوام متحدہ پہنچ گئے اور بین الاقوامی برادری سے وعدہ کیا کہ وہ ریاست میں رائے شماری کے ذریعے ریاست کے مستقبل کا فیصلہ مقامی عوام کی خواہشات کے مطابق کریں گے۔

ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا۔ یہی وہ نقطہ آغاز تھا کہ جمہوری طریقے سے جدوجہد کرنے والے اور انتخابات میں حصہ لینے والی قیادت مسلح جدوجہد شروع کرنے پر مجبور ہو گئی۔ 1989ء میں جب کشمیری حریت پسندوں نے ہندوستان کی ہٹ دھرمی اور اقوام متحدہ کی بے بسی سے مجبور ہو کر مسلح جدوجہد کا فیصلہ کیا تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ آنے والے برسوں میں کشمیری عوام اس طرح ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے کہ ہندوستان نواز سیاسی قوتوں کو اپنا وجود برقرار رکھنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ کسی کو یہ اندازہ تک نہیں تھا کہ کشمیری عوام کی جدوجہد کے نتیجے میں کشمیر کے انتظامی سیاسی اور سماجی ڈھانچے کی بلند و بالا عمارت انہی بھارت نواز قوتوں پر آگرے گی۔

شیخ عبداللہ جس نے کشمیریوں کے دلوں پر برسوں حکومت کی اور ”شیر کشمیر“ کا لقب پایا۔ وہی شیخ عبداللہ ”اندرا عبداللہ ایکارڈ“ کے بعد ”خدا کشمیر“ قرار پایا۔ اس

اور بین الاقوامی برادری سے وعدہ کیا کہ وہ ریاست میں رائے شماری کے ذریعے ریاست کے مستقبل کا فیصلہ مقامی عوام کی خواہشات کے مطابق کریں گے۔

سلامتی کونسل کی ان قرار دادوں میں کشمیریوں سے وعدہ کیا گیا کہ انہیں رائے شماری کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے گا۔ لیکن اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے بجائے ہندوستان نے مسلم تشخص کو ختم کرنے کیلئے تقسیم کے وقت ساڑھے تین لاکھ کشمیریوں کو جوں میں شہید کر دیا۔ لیکن 13 نومبر 1947ء کو شیر کشمیر شیخ عبداللہ نے اندرا گاندھی کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جو تاریخ میں (اندرا عبداللہ ایکارڈ) نے نام سے موسوم ہے۔ دہلی ایکارڈ شیخ محمد عبداللہ کو اس کی خواہش کے باوجود 1953ء کی پوزیشن نہ دلا سکا۔ 25 فروری کو کانگریس نے بغیر کسی الیکشن کے شیخ عبداللہ کو سری نگر کے تخت پر مسلط کیا تو 25 فروری 1975ء کو ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان اور آزاد

کشمیریوں سے یکجہتی کی اہمیت بانٹنے کے لئے تحریک آزادی کشمیر کے پس منظر کو جاننا نہایت ضروری ہے۔ کشمیری تحریک آزادی اس دن شروع ہوئی جب انگریزوں نے گلاب

نگھ کے ساتھ بدنام زمانہ ”معاہدہ امرتسر“ کیا اور 1846ء کو کشمیر کو 175 لاکھ روپے تا تک شاہی کے بدلے بیچ دیا۔ 13 جولائی 1931ء کو سری نگر جیل کے احاطے میں کشمیریوں پر وحشیانہ فائرنگ کی جس کے نتیجے میں 22 مسلمان شہید اور 47 شدید زخمی ہو گئے۔ اس واقع پر لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ نے مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنے کے لئے ”کشمیر کمیٹی“ قائم کی اور شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کو اس کمیٹی کا سربراہ مقرر بنایا گیا۔ نومبر 1931ء میں ”تحریک الاضرار“ نے غیر مسلح جدوجہد اور رسول نافرمانی کے ذریعے ہوں کشمیر کو آزاد کرانے کا مطالبہ کیا۔ ”گلہنی کمیٹی“ قائم کیا گیا۔ 1934ء میں پہلی مرتبہ ہندوستان میں کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی اور ڈوگرہ راج کے مظالم کے خلاف ملک گیر ہڑتال کی گئی۔

1946ء میں محمد علی جناح نے مسلم کانفرنس کی دعوت پر سری نگر کا دورہ کیا جہاں ان کی دور اندیش نظروں

کے بعد اس طرح کے لیڈروں سے چھٹکارا پانے کیلئے کشمیر کے حریت پسندوں نے اپنی ہزاروں جانوں کو پیش کیا۔ ہندوستانی سرکار کے اعصاب شل ہوئے تو حریت پسندوں کی تلاش میں گھر گھر تلاشی کریک ڈاؤن اور خواتین کی عصمت دری معمول بن گئی۔ جس کے ردعمل میں کشمیر سے پہلے درجنوں پھر سینکڑوں اور بعد میں ہزاروں افراد کے قافلے کنٹرول لائن کو عبور کر کے آزاد کشمیر پہنچنا شروع ہو گئے۔

1989ء کو یوم کشمیر پہلی مرتبہ اور 0991ء کو تمام تر سیاسی اختلافات کو پس پشت ڈال کر منایا گیا۔ اس کے بعد تڑپتے بیس برسوں سے 5 فروری کو آزاد و مقبوضہ کشمیر، پاکستان اور دنیا بھر میں موجود 15 لاکھ سے زائد کشمیری تارکین وطن ہر سال یوم کشمیر اس عزم کے ساتھ مناتے ہیں کہ آزادی کے حصول تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ آزاد کشمیر

اور ملک بھر سے ہزاروں نوجوانوں نے کشمیری حریت پسندوں کی صفوں میں شامل ہو کر اپنی جانیں نچھاور کیں۔ انسانی حقوق کی تنظیم ہیومن رائٹس واچ سوومنٹ کی تحقیقاتی

رپورٹ کے مطابق بھارتی فوج نے 1990ء سے لیکر 1014ء تک صرف 24 سالوں میں ایک لاکھ 6 ہزار کشمیری حریت پسندوں کو شہید کیا۔ شہید کیے گئے افراد میں زیادہ تعداد 11 سال سے 60 سال تک کی عمر کے نوجوانوں کی ہے۔ 9 ہزار 9 سو 88 کشمیری خواتین کی مسنون کو پالایا گیا اور 710 خواتین کو اس گھناؤنے جرم کے بعد قتل بھی کر دیا گیا۔ 1 لاکھ 10 ہزار کشمیری شہریوں کو مختلف جیلوں میں ڈالا گیا اور دس ہزار سے زائد شہریوں کو لاپتہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 5 ہزار 9 سو کے لگ بھگ 10 ہزار اجتماعی قبریں بھی دریافت ہو چکی ہیں جہاں ایک ایک قبر میں کئی کئی شہید کشمیریوں کو دفن کیا گیا ہے۔ گزشتہ 67 سالوں میں کشمیریوں کی تیسری نسل ظلم سہتے سہتے جوان ہوئی ہے۔ حالیہ کشمیریوں پر ظلم کی لہر برہان دانی کی شہادت کے بعد سے 150 سے زائد کشمیریوں کو شہید اور 35 سو سے زائد کو پاچہ یا زخمی بنا چکی ہے۔

بھارتی تصرف کے بعد سے اب تک ظلم و تشدد کے کچر میں نئی واقع نہیں ہوئی حالانکہ بھارتی حکام کے

مطابق 1989 میں شروع ہونے والی بغاوت کے بعد اس وقت عسکری کارروائیاں نہایت محدود ہو گئی ہیں مگر اب بھی بھارتی فوج احتجاج روکنے کیلئے بے دریغ طاقت کا استعمال کرتی ہے جبکہ عوام کے پاس سوائے پتھروں کے اور کوئی ہتھیار نہیں ہوتا۔ بہر حال ”سی آر پی ایف“ CRPF کے سربراہ کا یہ کہنا کہ پتھر مارنا بغیر اسلحہ کے ایک نئی دہشت گردی ہے، ایک بے معنی سی بات لگتی ہے جس کا جواب نہ دینا زیادہ مناسب ہے۔ بھارتی فوج کو ”آرمنڈ فورسز اینڈ پاور ایکٹ“ کے تحت تحفظ حاصل ہے۔ جو گولی مارنے، گرفتار کرنے، وارنٹ کے بغیر سرچ کرنے اور رشک کی بنیاد پر قتل کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم جابرانہ حکومت اور استحصال کے اس ماحول کو اس وقت تک تبدیل نہیں کیا جا سکتا جب تک اس حوالے سے کشمیری قائدین کے مطالبات پورے نہیں ہو جاتے جن

حکومت اعلان کرے کہ ہم مسئلہ کشمیر کے حوالے سے اپنے اصولی موقف پر کوئی اندرونی یا بیرونی دباؤ قبول نہیں کریں گے۔ جب تک ہندوستان پاکستان کی خلاف آبی جارحیت متنازعہ ڈیموں کی تعمیر نہیں روکتا اس کیساتھ کسی بھی سطح پر کمپوزٹ ڈائلاگ کا سلسلہ شروع نہیں کیا جائے گا۔

میں ”اے ایف ایس پی اے“ کی منسوخی، زبردستی نظر بند کرنا، سرچ اور گھیراؤ آپریشن کو ختم کرنا، تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی، ماورائے عدالت قتل اور انسانی حقوق کی پامالی کو بند کرنے کے مطالبات شامل ہیں۔

سابق صدر مشرف نے اکتوبر 2003ء میں ریاست جموں و کشمیر میں کنٹرول لائن پر یکطرفہ فائر بندی کر کے ہندوستان کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ 700 کلومیٹر سے زائد کنٹرول لائن پر برقی تار نصب کر کے متنازعہ علاقہ میں کشمیریوں کی آمد و رفت کو روک سکے۔ مزید برآں جنوری 2004ء میں سارک کانفرنس میں اس وقت کے وزیر اعظم اٹل بھاری واجپائی کے ساتھ ”اعلان اسلام آباد“ کی صورت میں ایک ایسا متنازعہ معاہدہ کیا جس میں دہلی سرکار کو یہ یقین دلایا گیا کہ آزاد کشمیر کی سرزمین تحریک آزادی کے لئے استعمال نہیں ہونے دی جائے گی۔ اپنے آٹھ سالہ دور اقتدار میں کبھی وہ ”یونائیٹڈ سٹینٹس آف کشمیر“ اور کبھی چارنگائی فارمولا کے امریکی روڈ میپ پر عمل پیرا رہے۔ سری نگر مظفر آباد بس سروس اور بعد ازاں

سڑک سروس کو وہ بہت بڑی کامیابی تصور کرتے تھے۔ جہاں تک موجودہ حکومت کا تعلق ہے تو اس کا موقف ہے کہ مسئلہ کشمیر کا حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیری عوام کو حق خود ارادیت کے سوا کچھ نہیں۔ تحریک آزادی کشمیر کی اہمیت کے پیش نظر یہاں ہم اختصار کے ساتھ بعض اقدامات کا ذکر کرتے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے بغیر اظہار یکجہتی کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے۔

اس موقع پر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلا کر دنیا کو بتایا جائے کہ پاکستان اقوام متحدہ کی قراردادوں کے علاوہ کوئی حل قبول نہیں کرے گا۔

چین نے مسئلہ کشمیر کے حوالے سے جو جرات مندانہ موقف اختیار کیا ہے حکومت پاکستان اس موقف کی تائید میں بھرپور سفارتی مہم چلائے۔

او آئی سی اور عرب لیگ سے ہندوستان پر مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے لئے دباؤ ڈالنے کے لئے کہے۔ تحریک آزادی کشمیر اقوام متحدہ کے چارٹر کے عین مطابق ہے اور پاکستان اس سے لائق نہیں رہ سکتا۔ حکومت اعلان کرے کہ ہم مسئلہ کشمیر کے حوالے سے اپنے اصولی موقف پر کوئی اندرونی یا بیرونی دباؤ قبول نہیں کریں گے۔ جب تک ہندوستان پاکستان کی خلاف آبی جارحیت متنازعہ ڈیموں کی تعمیر نہیں روکتا اس کیساتھ کسی بھی سطح پر کمپوزٹ ڈائلاگ کا سلسلہ شروع نہیں کیا جائے گا۔

کشمیر کی تحریک اپنے ہی پاؤں پر کھڑی ہو چکی ہے اور پوری قوت کے ساتھ ابھر چکی ہے۔ بھارت کی ہر قسم کی سازشیں ناکام ہو چکی ہیں، خود بھارت کو بھی اس کا احساس ہو چکا ہے۔ ان حالات میں بہترین موقع ہے کہ پاکستان اہل کشمیر کے ساتھ دوبارہ اپنے روابط اخلاص اور اسلامی ہمدردی کی بنیاد پر استوار کرے۔ ان کی ہر قسم کی سیاسی، سفارتی اور علاقائی تعاون کی راہیں بحال کرے۔ مجاہدین کشمیر کو دہشت گرد قرار دینے کی غلط پالیسی سے باہر آئے اور انہیں لفظی ہمدردیوں کے تحفے دینے کے بجائے عملی طور پر ان کے تعاون کی راہ اپنائے۔ بھارت کے ساتھ اس وقت تک تجارتی تعلقات اور دوستانہ روابط قائم نہ کیے جائیں جس میں لاکھوں کشمیریوں کے خون سے غداری شامل ہو، کیوں کہ غدار قوم جو یا فسادات کے ہاتھ



اللہ کے رسول ﷺ ہجرت کر کے جب مدینہ تشریف لائے تو آپ کا قیام قبیلہ بنونجار کے ایک اہم فرد ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر پر ہوا۔ بنونجار بنو خزرج کی اولاد تھے۔ بنونجار کا گھرانہ ہر مسلمان کی نگاہ میں اس لیے بھی محترم ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی پردادی سیدہ سلیمی کا تعلق بنونجار سے تھا۔ یہ مدینہ طیبہ کی رہنے والی تھیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کے پردادا سردار ہاشم اپنے وقت کی بہت بڑی شخصیت تھے۔ انہی کے نام کی نسبت سے آپ ﷺ کو رسول ہاشمی کہا جاتا ہے۔ سردار ہاشم دوسرے قریشیوں کی طرح تجارت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ تجارت

کرتے۔ بعض لوگ اونٹوں پر سوار ہوتے تو بعض پیدل بھی سفر کرتے تھے۔ راستوں میں چونکہ پہاڑ اور وادیاں ہوتی تھیں۔ عام لوگوں کو راستوں کا علم نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے اہل قافلہ مقامی گائیڈ حضرات کو اپنے ہمراہ لے لیتے جو راستوں کی اونچ نیچ کے ماہر ہوتے۔ وہ قافلوں کو محفوظ اور قریب ترین راستوں سے لے کر جاتے تھے۔ ہر گائیڈ اپنے اپنے خاص علاقے کا ماہر ہوتا تھا۔ چونکہ یہ مقامی لوگ ہوتے تھے اس لیے وہ ان علاقوں کے ہر موڑ ہر وادی ہر پہاڑ اور ہر چٹان سے اچھی طرح واقف ہوتے تھے۔ قافلوں کو محفوظ طریقے سے لے جانا ان کی ذمہ داری ہوتی تھی۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”انصار کے ساتھ محبت مؤمن ہی کرتا ہے اور ان کے ساتھ بغض صرف ایک منافق ہی رکھتا ہے۔ جو کوئی انصار سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جو کوئی ان سے بغض رکھے اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔“

کی غرض سے فلسطین کے شہر غزہ جا رہے تھے کہ راستہ میں کچھ دنوں کے لیے یثرب میں خیمہ گئے۔ مکہ کے لوگ تاجر پیشہ تھے۔ سردیوں میں یہ تجارتی کمپنی کی طرف سفر کرتے کیونکہ یمن میں

سردیوں کے موسم میں بہت زیادہ سردی نہیں پڑتی تھی اور سفر بڑی آسانی سے طے ہو جاتا تھا۔ اسی طرح گرمیوں کے موسم میں شام کی طرف سفر کرتے۔ کیونکہ ان ایام میں وہاں کا موسم بہت اچھا ہوتا تھا۔

قارئین کرام! اس زمانے کا سفر آج کے سفر سے خاصا مختلف ہوتا تھا۔ کوئی پکی سڑک یا ہائی وے تو ہوتی نہیں تھی۔ کچے راستے ہوتے تھے دوران سفر صحراء جنگل پہاڑ ندیاں نہریں، چٹیل میدان بھی کچھ آتا تھا۔ راستے غیر محفوظ بھی ہوتے تھے۔ بعض قبائل کا کام ہی تجارتی قافلوں کو لوٹا ہوتا تھا۔ ان حالات میں مسافر جب اپنے گھر سے نکلے تو راستے میں آنے والی تمام قسم کی رکاوٹوں کا سامنا کرنے کے لیے بندوبست کر کے نکلا کرتے۔ سفر عموماً قافلوں کی صورت میں ہوتا۔ جن میں بڑے بڑے بہادر اور شجاع لوگ ہوتے۔ ان کے پاس اس دور کا بہترین اسلحہ ہوتا۔ اگر ڈاکو حملہ کرتے تو نوجوان اپنے قافلے کا دل و جان سے دفاع

سفر کے لیے باقاعدہ روٹ مقرر ہوتے تھے۔ ایک دن میں عموماً قافلے پچاس کلومیٹر کا سفر طے کرتے تھے۔ قافلے والوں کو معلوم ہوتا تھا کہ انہیں رات کہاں بسر کرنی ہے۔ پانی کہاں سے ملے گا۔ جانوروں کے لیے چارہ کہاں سے میسر ہوگا۔ اس لیے رات کے پڑاؤ کے لیے مناسب ترین مقام کا انتخاب کیا جاتا۔

میں عرض کر رہا تھا کہ ایک سفر میں سردار ہاشم جب مکہ سے نکلے تو یثرب پہنچ کر کئی دن قیام فرمایا۔ اس زمانے میں قافلے دن میں مکہ مکرمہ سے یثرب پہنچ جایا کرتے تھے۔ یہ اس زمانے میں بھی خاصا بڑا اور معروف شہر تھا۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک بڑی تجارتی منڈی تھی۔ اسی سفر میں سردار ہاشم بنونجار کی ایک معزز اور محترم خاتون سیدہ سلیمی کو نکاح کا پیغام بھجواتے ہیں۔ قریش کا احترام اور ان کی شہرت عرب میں ہر طرف مسلم تھی اس لیے اس پیغام نکاح کو بخوشی قبول کر لیا جاتا ہے۔ سردار ہاشم کچھ

عرصہ یثرب میں ہی قیام پذیر رہتے ہیں۔ اس دوران سیدہ سلیمی حاملہ ہو جاتی ہیں تو وہ غزہ کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ غزہ پہنچ کر بیمار ہوتے ہیں اور وہیں ان کی وفات کا وقت آ جاتا ہے۔ ان کی قبر غزہ ہی میں بنتی ہے۔

قارئین کرام! اس طرح غزہ کا شہر بھی ہمارے لیے ایک تاریخی حیثیت و اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کے پردادا سردار ہاشم وہیں فوت ہو کر دفن ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کی پردادی بنونجار سے تعلق رکھتی تھیں۔ بنونجار انصار مدینہ کے سب سے افضل گھرانوں

میں سے ہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے: [خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ] ”انصار کے گھرانوں میں افضل ترین اور بہترین گھرانہ بنونجار کا ہے۔“ جہاں تک دیگر تمام انصاری گھرانوں کا تعلق ہے تو ہم ان سب سے شدید محبت کرتے ہیں۔ اس کا ایک سبب اللہ کے رسول ﷺ کی وہ صحیح حدیث ہے جس میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: [آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ]

”ایمان کی ایک نشانی انصار کے ساتھ محبت رکھنا بھی ہے۔“ اسی طرح نفاق کی ایک نشانی انصار کے ساتھ بغض رکھنا بھی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”انصار کے ساتھ محبت صرف مؤمن ہی کرتا ہے اور ان کے ساتھ بغض

صرف ایک منافق ہی رکھتا ہے۔ جو کوئی انصار سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جو کوئی ان سے بغض رکھے اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔“

قارئین کرام! میں نے جان بوجھ کر بنونجار اور انصار کے حوالے سے تفصیلاً لکھا ہے؛ تاکہ آپ کو بنونجار کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ ہو جائے کیونکہ میں آپ کو آج جس عظیم صحابی سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں کئی اہم باتیں بتانا چاہتا ہوں ان کا تعلق بھی بنونجار ہی سے تھا۔ یہ اللہ کے رسول ﷺ کی ہجرت سے کوئی گیارہ بارہ سال قبل مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ثابت جنگ ”معاث“ میں قتل ہو جاتے ہیں۔ جنگ بعاث انصار کے دو مشہور قبائل خزرج اور اوس کے درمیان ہجرت سے پانچ سال پہلے لڑی گئی تھی۔ یہاں یہ بھی جان لیجیے کہ خزرج اور اوس دونوں قبائل یمن سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے تھے اور یہ دونوں آپس میں چچا زاد بھائیوں کی

زید بن ثابت کے علاوہ اور بھی کتنے ہی صحابی تھے جنہیں کاتب وحی ہونے کا اعزاز ملا ہوا تھا۔ ذرا غور کیجیے کہ وہ منظر کتنا سہانا اور خوبصورت ہوتا ہو گا کہ اللہ کے رسول ﷺ اس نوجوان کو قرآن پڑھا رہے ہیں یا اس سے قرآن سن رہے ہیں۔ یہ ہونہار بچہ بڑی تیزی سے قرآن و حدیث سیکھ رہا ہے۔ دیگر علوم میں وہ وراثت کے مسائل پر گہری نظر رکھنے والے تھے۔ نجائے کتنی بار ان کے لیے اللہ کے رسول ﷺ نے دعائیں کی ہوں گی۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ علم سیکھنے کے ساتھ ساتھ جنگی ٹریننگ لینے کو کبھی نہیں بھولے۔ وہ اپنی ننھی سی تلوار کے ساتھ لڑائی میں بھی مہارت حاصل کرتے رہتے تھے۔ اپنی عمر کے لحاظ سے یہ نوجوان جس کی مراب محض تیرہ چودہ سال ہے بڑی اچھی اور عمدہ شمشیر زنی کر سکتا ہے۔ اس کی والدہ کی بھی شدید خواہش ہے کہ اس کا بیٹا میدان جنگ میں جائے دشمن کا مقابلہ کرے۔ دشمن کو زید مارے اسے قتل کرے۔ دشمن بھی اسے مارے اور زید شہید ہو جائے۔

جائے میں شہید کی ماں بن جاؤں۔ اس دور کی مائیں اسی طرح اپنے بچوں کی تربیت کرتی تھیں انہیں جہاد کے لیے تیار کرتی تھیں۔ وقت بڑی تیزی سے گزرتا چلا جا رہا ہے۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مدینہ شریف کے معروف اور نمایاں بچوں میں سے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ انہیں پسند کرتے ہیں ان پر اعتماد کرتے ہیں۔ ان کے ذمہ وحی کی کتابت لگاتے ہیں۔ اسی دوران غزوہ بدر کا موقع آ جاتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ بدر کے لیے روانہ ہو رہے ہیں کہ کچھ بچے بھی بدر میں شرکت کے لیے آ جاتے ہیں۔ ان بچوں میں تیرہ چودہ سالہ زید بن ثابت بھی ہیں جن کو ان کی والدہ لے کر آئی ہیں۔ زید کے علاوہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی بدر کے میدان میں شرکت کے لیے آئے ہیں۔ نئی رحمت ﷺ نے ان کی طرف دیکھا کہ یہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جو اپنے قد کے مطابق چھوٹی چھوٹی تلواریں لے کر آئے ہیں۔ آپ ﷺ ان کی طرف محبت سے دیکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان بچوں پر رحم کرتے ہوئے ان سے فرمایا: تم ابھی چھوٹے ہو جب تم بڑے ہو جاؤ تو پھر جنگ کے لیے ہمارے ساتھ چلے جانا۔

قارئین کرام! اسلام تو بچوں کے ساتھ محبت پیار

والدہ نے بڑی مسرت سے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ بونجار کا نوجوان ہے اس نے قرآن کریم کی 70 سورتیں یاد کر رکھی ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ سے تلاوت کرنے کے لیے کہا تو انہوں نے بڑے ہی خوبصورت انداز میں تلاوت کی۔ ذرا تصور کیجیے اس نوجوان کی خوش قسمتی کے کیا کہنے کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کی مجلس میں آپ کو قرآن سن رہا ہے۔ زید رضی اللہ عنہ کی تلاوت کتنی خوبصورت ہو گی؟! زید رضی اللہ عنہ تلاوت کر رہے ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ سماعت فرما رہے ہیں۔ زید رضی اللہ عنہ کی تلاوت اللہ کے رسول ﷺ کو بڑی اچھی لگی ارشاد فرمایا: تم یہودیوں کی عبرانی زبان سیکھ لو! تاکہ ان کے خطوط پڑھنے میں آسانی رہے۔ اس سے پہلے ان کی زبان میں لکھے ہوئے خطوط پڑھنے یا ان کے نام خطوط لکھوانے کے لیے یہودیوں کو ہی بلایا جاتا تھا۔ آپ نے اس خدشہ کا اظہار فرمایا: یہود کا کوئی اعتبار نہیں کہ صحیح یا غلط پڑھ کر سنا دیں یا اپنی مرضی سے

سیدنا زید رضی اللہ عنہ واقعی بڑے ذہین و فطین تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو وہ اللہ کے رسول ﷺ کے حکم پر اسے لکھتے چلے جاتے۔ اس طرح انہیں کاتب وحی ہونے کا اعزاز بھی ملا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے خطوط کی عبارت میں رد و بدل کر لیں۔ اس لیے ارشاد فرمایا: لَقَائِي وَاللَّهِ مَا امْنَهُمْ عَلَيَّ كِتَابِي [”اللہ کی قسم! میں ان میں سے کسی کو اپنا سیکرٹری بنانا خطرے سے خالی نہیں سمجھتا۔“ قارئین کرام! ذرا غور فرمائیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کتنے قابل اور ذہین تھے کہ محض چند دن کے اندر انہوں نے عبرانی زبان سیکھ لی۔ اب وہ یہود کے نام اللہ کے رسول کی طرف سے خطوط لکھ بھی سکتے تھے اور ان کی جانب سے آنے والے خطوط پڑھ بھی سکتے تھے۔

چند روز گزرے تو اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں سریانی زبان سیکھنے کا ہدف دے دیا۔ زید رضی اللہ عنہ نے محض سترہ دنوں میں سریانی زبان بھی سیکھ لی۔ زید رضی اللہ عنہ واقعی بڑے ذہین و فطین تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو وہ اللہ کے رسول ﷺ کے حکم پر اسے لکھتے چلے جاتے۔ اس طرح انہیں کاتب وحی ہونے کا اعزاز بھی ملا ہے۔ سیدنا

اولاد تھے۔ ان دونوں قبائل کی آپس میں چھوٹی بڑی لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں۔ کبھی کوئی جیتا کبھی کوئی ہارا۔ یہودی ان دونوں فریقوں کی اسلحہ سے مدد کرتے اور دونوں سے خوب پیسہ جمع سود بٹورتے تھے۔ جنگ بعاث میں فریقین کے درمیان گھسان کی جنگ ہوتی ہے۔ بعاث کا مقام مسجد قباء کے قرب و جوار میں بنتا ہے۔ اس جنگ میں سیدنا زید کے والد ثابت بن ضحاک قتل ہو جاتے ہیں۔ زید کا بچپن حالت یتیمی میں گزرتا ہے۔ ان کی والدہ نہایت سمجھ دار خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کی بڑی اچھی طرح پرورش کی اور انہیں پڑھنا لکھنا سکھایا۔

بعض بچے قدرتی طور پر بڑے ہی ذہین و فطین ہوتے ہیں۔ زید بن ثابت بھی انہی بچوں میں سے تھے جو غیر معمولی ذہین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلا کا حافظ عطا فرمایا تھا۔ مدینہ طیبہ میں اللہ کے رسول ﷺ نے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا۔ سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ نہایت حکمت بھرے انداز میں تبلیغ کرتے

ہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ کے ہر گھر والے کا کوئی نہ کوئی فرد اسلام قبول کر چکا تھا۔ جن گھر انوں نے ابتداء ہی میں اسلام قبول کیا ان میں زید بن ثابت کا گھر ان بھی شامل تھا۔ اللہ کے

رسول ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو زید بن ثابت قرآن کریم کی سترہ سورتیں یاد کر چکے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ جب مدینہ پہنچے ہیں تو بونجار کے نامور فرزند سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو آپ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ مدینہ کے تمام مسلمان مرد عورتیں اور بچے اپنے پیارے رسول ﷺ کی زیارت اور بیعت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے غیر محرم عورت سے کبھی ہاتھ نہیں ملایا۔ آپ ان سے زبانی بیعت لیتے تھے۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی والدہ بھی اپنے بیٹے کو لیے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں۔ جن ماؤں کے بچے قابل اور لائق ہوں وہ بڑے فخر اور شوق سے اپنے بچوں کا تعارف کرواتی ہیں کہ یہ میرا بیٹا ہے اس میں یہ اور یہ خوبی ہے۔

سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوتا ہے۔ ان کی قوم کے لوگوں نے یا ایک روایت کے مطابق ان کی

اور رحمت و شفقت کرنے والا دین ہے۔ یہاں یہ بات جان لیجئے کہ ایک مسلم انسان جتنا بڑے مقام و مرتبہ کا ہوتا ہے اتنا ہی وہ متواضع اور بچوں سے پیار کرنے والا ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ان کا چھوٹا بیٹا آتا ہے۔ بیٹے کو دیکھا تو بے اختیار اسے چومنے لگے۔ ان کے پاس ایک ایسا بدو سردار بیٹھا ہوا تھا جسے انہوں نے کسی علاقے کا والی مقرر کرنے کا ارادہ کر رکھا تھا۔ اس کے لیے حکم نامہ جاری ہو چکا تھا۔ بس تھوڑی دیر بعد اس کے حوالے کرنا تھا کہ جاؤ تمہیں فلاں علاقے کا والی یا گورنر مقرر کیا جاتا ہے۔ اس نے جب سیدنا عمر فاروق کو دیکھا کہ بچے کو چوم رہے ہیں تو کہنے لگا: کیا آپ اپنے بیٹوں کو چومتے ہیں۔ میں تو اپنے بیٹوں کو کبھی نہیں چومتا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ حکم نامہ پکڑا اور اسے پھاڑ دیا۔ فرمانے لگے: جاؤ! یہاں سے چلے جاؤ! اگر تم چھوٹے معصوم بچوں پر رحم نہیں کرتے تمہارے دل میں ان کے لیے محبت و شفقت نہیں تو تم امت محمدیہ پر کس طرح رحم کرو گے؟

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کم سن ہونے کی وجہ سے بدر میں شامل نہ ہو سکے۔ ایک سال کے بعد غزوہ احد آ جاتا ہے۔ اس جنگ میں شرکت کے لیے یہ نوجوان آتا ہے مگر امتی کی وجہ سے اسے اس سال بھی غزوہ میں شرکت کی اجازت نہیں ملتی۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تو دراصل قرآن کی خدمت کے لیے پیدا ہوئے تھے۔ بلاشبہ وہ منظر کشا خوبصورت ہوگا جب ان کی والدہ نوار بنت مالک انہیں لے کر اپنی قوم کے کچھ آدمیوں کے پاس آئی تھیں اور ان سے کہا تھا: میرے اس بیٹے کو اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں پیش کرو۔ جب اللہ کے رسول ﷺ نے زید سے قرآن سنا تو آپ ﷺ خوش ہو گئے۔ اب وہ اللہ کے رسول ﷺ کے ہاں باقاعدگی سے قرآن پڑھتے ہیں۔ جو وحی نازل ہوتی وہ اسے سنتے اور قلم بند کرتے ہیں۔

زید بن ثابت پہلی مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ کے ہمراہ غزوہ خندق میں شرکت کرتے ہیں۔ اس وقت ان کی عمر سولہ سال سے متجاوز تھی۔ اللہ کے رسول ﷺ کی تربیت میں یہ نوجوان علم حاصل کرتا رہا۔ ان کا تزکیہ نفس ہوتا رہا۔ غزوہ تبوک کا موقع آتا ہے تو یہ اللہ کے رسول ﷺ کے

ہمراہ تبوک جاتے ہیں۔ ان میں دو خوبیاں ایسی تھیں جو انہیں دیگر عام صحابہ سے تمیز کرتی تھیں۔ ایک تو قرآن پاک کا حفظ اور اس کی تلاوت اور دوسرا وراثت کے مسائل کا گہرا اور پختہ علم۔ یہاں میں قارئین کو بتانا چلوں کہ وراثت کے مسائل بہت پیچیدہ ہوتے ہیں۔ عام آدمی بلکہ عام علماء بھی انہیں سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس علم کے بہت بڑے علامہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ یہ گھوڑے پر سوار تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے چچا زاد بھائی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے لپک کر ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ زید بن ثابت کہنے لگے: ارے اللہ کے رسول ﷺ کے چچا کے محترم بیٹے! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ میرے گھوڑے کی لگام چھوڑ دیں! آپ تو اتنے بڑے آدمی ہیں۔ اتنے بڑے باپ کے بیٹے ہیں! آپ قریشی اور ہاشمی ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے: [لَهْكَذَا أَمِيرَنَا أَنْ نَفْعَلَ بِعُلَمَائِنَا] ”ہمیں یہی سکھایا گیا ہے کہ ہم علماء کی اسی طرح عزت و توقیر کریں کہ ان کے گھوڑے کی لگام تک پکڑ لیں۔“

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے! کیا کر سکتے تھے۔ وہ تو گھوڑے پر بیٹھے تھے اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ پیدل تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد سیدنا زید نے آواز دی: عبداللہ! اللہ کے رسول ﷺ کے چچے بھائی! ذرا اپنا ہاتھ تو دکھانا۔ انہوں نے ہاتھ ان کی طرف بڑھایا تو [فَقَبَّلَهَا] اسے محبت و احترام سے چوم لیا اور فرمانے لگے: [لَهْكَذَا أَمِيرَنَا أَنْ نَفْعَلَ بِعُلَمَائِنَا] کہ ہمیں اسی طرح حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے نبی ﷺ کے اہل بیت کے ساتھ ایسا ہی محبت و احترام کا سلوک کریں۔ (جاری ہے)

سلامتی کو خود خطرے میں ڈالنے اور دشمن کو خود پر مسلط کر دینے کے مترادف ہے، اس لیے ایسے معاملات سے اجتناب کیا جائے اور اہل کشمیر کے ساتھ عملی یکجہتی کے لیے اقدامات کیے جائیں اور حقیقی معنوں میں ان کے دشمنوں کی اشک شونی کی جائے۔

اب کشمیری نوجوانوں نے استعصواب رائے کا عزم ظاہر کیا ہے اور وہ بھارتی قبضے کو ختم کرنے کے مطالبے میں بھی شدت لائے ہیں۔ دنیا نے اس صورت حال کو انسانی حقوق کی تنظیموں پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ بھارتی افواج کی ظالمانہ حکمت عملی پر اپنے خدشات ظاہر کریں۔ تاہم گزشتہ ہفتے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بھارتی حکام سے تمام ہلاکتوں کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ دریں اثناء پاک بھارت تعلقات پھر سے ایک دوسرے سے گریز کرنے کی سطح پر آ گئے ہیں۔ کشمیری عوام کی ابتر حالت یا ملک میں جاری ہلچل میں کوئی کمی پیدا نہیں ہو رہی۔ تاہم قیام امن کی کوششوں میں معطلی اور بین الاقوامی بے توجہی، پہلے سے شورش زدہ خطے میں عدم استحکام کے خطرے کو کم کرنے کے برعکس اسکو بڑھانے کا سبب بنے گی۔ یہ حالیہ احتجاج کوئی اتفاقی واقعات نہیں بلکہ یہ عوام کی آزادی حاصل کرنے کی آرزو کی ترجمانی کرتے ہیں۔

دعوتِ اسلام

شہید ہونے والے دو شہیدوں کے برابر اجر دیا جاتا ہے۔“ (بخاری الکبیر للطبرانی: ۷/۷۱۶)

۱۵۔ بغیر مال غنیمت کے مال غنیمت ہے۔

”جو اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے گیا اور بغیر مال غنیمت لوانا تو اسے دوہرا اجر دیا جاتا ہے۔“

۱۶۔ ”عصر کی نماز پڑھنے والے کے لیے دوہرا اجر ہے۔“ (مسلم: ۲۹۲، نسائی: ۵۲۱)

۱۷۔ ”بغیر مال غنیمت کے مال غنیمت ہے۔“

”ایک آدمی یہی کہتا ہے اور اس کو چھپاتا ہے پھر بعد میں لوگوں کو اس کا علم ہو جاتا ہے اور یہ بات بھی اس کو خوش کر دیتی ہے تو اس کے لیے دو اجر ہیں: ایک نیکی چھپانے کا اور دوسرا اس پر خوش ہونے کا یعنی وہ اس نیکی کو پسند کرتا ہے۔“ (ترمذی: ۲۳۸۳)

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کی توفیق دے۔ آمین!

تخریبِ آزادی کشمیر

کئی بھی اسے معاف نہیں کرتے۔ بھارت مسلسل پاکستان میں دہشت گردی کروا رہا ہے بلکہ اسے مزید پھیلاتا جا رہا ہے، وہ پاکستان کے خلاف کشمیر میں کئی منصوبوں پر عمل پیرا ہے۔ اب اگر پاکستان کشمیر کے موقف سے دستبردار ہوتا ہے تو یہ اپنی

سنت فجر بعد از اقامت

جناب مولانا ابوالحسن علی فیروزپوری

اور اس کی سند حسن ہے۔ [الا رکعتی الصبح] حدیث میں یہی کہتے ہیں کہ یہ زیادہ [لا اصل لہا] ہے۔ اتنی! تو رشتی کہتے ہیں کہ امام احمد نے [فلا صلوۃ الا التی اقیمت] کے الفاظ زیادہ کیے ہیں جو اس سے بھی زیادہ خاص ہیں۔ ابن عدی نے سند حسن سے اضافہ کیا ہے کہ [قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر]۔ شوکانی کہتے ہیں کہ حدیث [اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المكتوبۃ الا رکعتی الفجر] جو اس کے متعلق یہی کہتے ہیں [لا اصل لہا]۔

شیخ نور الدین نے اپنی موضوعات میں کہا ہے کہ حدیث [اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المكتوبۃ الا رکعتی الفجر] کو یہی کہتے ہیں سیدنا ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کا کوئی اصل نہیں۔ (موضوعات) کی دیگر کتب میں بھی اس طرح ہے۔ پس آپ اس تحقیق کو لازم پکڑیں دین کی حفاظت کرنے کے لیے یا تو اس آخری جملہ کو صحت کے اصولوں سے صحیح ثابت کریں اور تحقیق

ثقات کے حوالہ جات سے صحت نقل کریں یا اس سے رجوع کریں اور اپنے طلبہ کو بتائیں کہ یہ اضافہ مردود ہے جس پر عمل کرنا الٹی نہیں اور نہ ہی اس کے سنت ہونے کا مفہید رکھا جائے۔ میں جواب بالاصواب کی امید رکھتا ہوں جو غفلت کے شکار لوگوں کو متنبہ کر دے گا اور جہلاء کو بیدار کر دے گا۔ والسلام مع الاکرام!

مولانا شمس الحق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس فاضل نے ہمارے شیخ علامہ کو کوئی جواب نہ دیا بلکہ ان کا خط اپنے ایک معاون کی طرف ارسال کر دیا۔ ”اس سے مراد فاضل جلیل مولوی عالم علی مراد آبادی ہیں“ تا کہ وہ اس کا جواب لکھنے میں تعاون کریں۔ مولانا شمس الحق فرماتے ہیں کہ اس سال مراد آباد میں قدوۃ محققین مولانا بشیر الدین القنوجی کے پاس تھا جن کو خط کی آمد کی اطلاع دی گئی پھر میں نے خبر کی تحقیق کی تو اس کو درست پایا۔ لیکن وہ فاضل جو معاون تھے وہ بھی اس خط کے جواب پر قادر نہ ہوئے جیسا کہ علامہ سہارنپوری خاموش رہے وہ بھی خاموش رہے۔

اس کو ہمارے زمانہ کے اکثر طلبہ بلکہ بعض اکابر نے بھی جو آپ کے قول پر اعتقاد کرتے ہیں اپنے نفوس کے لیے رسی بنالیا ہے۔ وہ سنت پڑھتے رہتے ہیں اور جماعت کے فوت ہو جانے کی پروا نہیں کرتے۔ یہ اضافہ جو آخر کے استثناء [الا رکعتی الفجر] کا ہے اس کا کوئی اصل نہیں بلکہ یہ محققین کے نزدیک مطرود و مردود ہے۔ خصوصاً یہی جو امانت دار ہیں اور اس صحیح حدیث میں اس کا وضع جو ہے وہ عباد بن کثیر اور حجاج بن نصیر کی آفت سے ہے اور ان کے اس حدیث کے آخر میں آخری استثناء کے الحاق سے ہے۔

میرا خیال ہے کہ بزرگوار! آپ نے ہمارے استاذ

سہارنپوری کی ایک کامل شخصیت نے جو سید نذیر حسین محدث دہلوی کے ہم عصر تھے نے حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ [اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المكتوبۃ] کے تحت اپنی تعلیقات بخاری میں [الا رکعتی الفجر] کا لفظ لکھا تھا اور ساتھ ہی یہ لکھا تھا کہ میں نے اپنے استاذ مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ یہی کی روایت میں [اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المكتوبۃ الا رکعتی الفجر] ہے یہاں تک ان کے الفاظ ختم ہوئے۔ علامہ شمس الحق دہلوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ الاجل اور استاذ العالم قدوۃ اہل الاستقامۃ الحدیث المفسر الفقیر الفقیر

مولانا الحاج سید نذیر حسین دہلوی اور امیر اند فیوضات نے اس معاصر کا تعاقب کیا اور ان پر اعتراض کرتے ہوئے ۱۲۹۳ھ میں اردو خط میں علامہ شمس الحق نے تحریر کر دی تھی۔ ان کے خط کے یہ الفاظ تھے:

ما جاز نحیف سید محمد بن حسین کی طرف سے مولوی احمد علی سلمہ القوی کی طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد: پس اتباع کرتے ہوئے خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کی حدیث [الدین النصیحۃ] اور احسن القول کی اقتداء کرتے ہوئے [کفی بالمرء اثماً ان یشکک کل ما سمعہ] آپ کی خدمت شریف میں اظہار کرتا ہوں کہ بلاشبہ جو اس کرم سے صحیح بخاری کی تعلیق میں تحت حدیث ابی ہریرہ میں واقع ہوا ہے کہ میں نے اپنے استاذ مولانا محمد اسحاق سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ یہی کی روایت میں حدیث [اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المكتوبۃ الا رکعتی الفجر] کا اضافہ ہے۔

بخاری کی تعلیق میں تحت حدیث ابی ہریرہ میں واقع ہوا ہے کہ میں نے اپنے استاذ مولانا محمد اسحاق سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ یہی کی روایت میں حدیث [اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المكتوبۃ الا رکعتی الفجر] کا اضافہ ہے۔

علامہ المحرر الفقیر الشہر فی الآفاق مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ یوم الطلاق سے یہی کی کلام کو نقل کرتا بہ تمام وکمال نہیں سنا، کیونکہ یہی کہتے ہیں [لا اصل لہا] یا ضعف مزاج کی وجہ سے مولانا کے اس کلام کو نقل کرنے میں تسامح ہوا ہے وگرنہ محققین علماء کے نزدیک [الا رکعتی الفجر] کے باطل ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ جیسا کہ تمہاری طرف لکھ دیا گیا ہے اور اس کا تعارض تم پر ظاہر کر

مسلم الاسلام نے بھی شرح موطا میں لکھا ہے کہ مسلم بن خالد نے عمرو بن دینار سے آپ کے اس فرمان میں [اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المكتوبۃ، قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر فقال ولا رکعتی الفجر] ابن عدی نے اس حدیث کو بیان کیا ہے

کشمیر

تاریخ کے آئینیں

جناب پروفیسر عبدالحقیم جانا بآز (دہلی)

ہجرتی کشمیر مناتی ہے۔

تاریخ و جغرافیہ:

ریاست جموں و کشمیر بنیادی طور پر بڑے ریجنوں وادی کشمیر، جموں، کرگل، لداخ، بلتستان، گلگت، پونچھ اور درجنوں چھوٹے ریجنوں پر مشتمل ۸۳ ہزار ۷۷۰ مربع میل پر پھیلی ہوئی ہے۔ یہ ریاست آبادی کے حساب سے اقوام متحدہ کے ۱۴۰ اور رقبے کے حساب سے ۱۱۲ رکن ممالک سے بڑی ہے۔ مذکورہ بالا تمام ریجنوں کی اپنی اپنی ایک تاریخ ہے جو ہزاروں سال پر محیط ہے۔ ماہرین ارضیات کا کہنا ہے کہ دس کروڑ سال قبل یہ خطہ سمندر میں ڈوبا ہوا تھا مگر آہستہ آہستہ خطے کی سرزمین وجود میں آئی اور اس عمل کو بھی ۱۰ کروڑ سال گزر چکے ہیں۔

پڑوسی ممالک:

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء تک قائم ریاست جموں و کشمیر کا مجموعی رقبہ ۸۳ ہزار ۷۷۰ مربع میل تھا۔ یہ ریاست دنیا کے تینوں پہاڑی سلسلوں (قراقرم، ہمالیہ اور ہندوکش) پر محیط ہے۔ اس کی سرحدیں مجموعی طور پر ۷۷۰ میل سے ۴۰۰ بڑی ایشیائی قوتوں پاکستان، بھارت، چین اور روس سے ملتی ہیں۔

ریاست کے حصے:

اس وقت ریاست جموں و کشمیر ۴ حصوں میں تقسیم ہے۔ جو ۳ ممالک پاکستان، بھارت اور چین کے کنٹرول میں ہیں۔ پاکستان کے پاس ۲۸ ہزار مربع میل گلگت، بلتستان اور تقریباً ساڑھے ۴ ہزار مربع میل آزاد کشمیر، بھارت کے پاس وادی کشمیر، جموں، کرگل اور لداخ جبکہ چین کے پاس ۱۰ ہزار مربع میل اقصائے چین کا علاقہ ہے۔ البتہ چین کے زیر کنٹرول علاقے میں کوئی آبادی نہیں۔ یہ علاقہ چین کے مسلم اکثریتی صوبہ سنگ کیانگ کا حصہ ہے۔

کشمیریوں کی بدقسمتی کا آغاز:

کشمیریوں کی بدقسمتی کا آغاز ۱۶ مارچ ۱۸۴۶ء میں

کشمیر دنیا کا وہ بدقسمت خطہ ہے جہاں جاہلانہ فیصلے کے ذریعے اقلیت نے اکثریت پر حکمرانی کی۔ انصاف کے عالمی دعویداروں نے ہمیشہ انصاف کے نام پر کشمیریوں کی نسل کشی اور تباہی کے منصوبوں کا ساتھ دیا۔ کشمیریوں نے آزادی کے لیے کئی لاکھ جانباڑوں کی قربانی دی مگر عالمی قوتوں کی منافقت کے باعث آزادی کی یہ جنگ ظلم، جبر اور تشدد کا نہ صرف سبب بنی بلکہ جنت ظہیر وادی ایک فوجی کمپ، خوف، مایوسی اور تاریکی کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ کشمیر وہ خطہ ہے جس کی ماضی میں مثال خوبصورتی، سرسبز و شادابی، قدرتی حسن، بلند و بالا پہاڑ، دنیا کے بہترین پھولوں، برف پوش پہاڑی سلسلوں، حسین وادیوں، یہاں کے باسیوں کی مثالی اخلاقی اور جفاکشی، اسلام دوستی، محبت و بھائی چارہ، دنیا کے مختلف خطوں میں کشمیری نو جوانوں کی مثالی خدمات اور اعلیٰ صلاحیتوں کے حوالے سے دی جاتی تھی اور کشمیر کا ذکر آتے ہی انہی چیزوں کا تصور ذہن میں آتا تھا۔ مگر آج جب کوئی شخص کشمیر کا ذکر کرتا ہے تو فوراً جلا وطنی، فوجی کمپ، عورتوں کی قسمت، درمی خوف و ہراس، ظلم و ستم، تشدد، غلامی، مایوسی، قتل و غارت، بچوں کا تاریک مستقبل، تقسیم در تقسیم لائن آف کنٹرول (ایل او سی) اور بھارتی تسلط کا تصور ذہن میں آتا ہے۔ تاہم اس سب کچھ کے باوجود کشمیریوں نے امید کا دامن نہیں چھوڑا۔ بے انتہا جانی و مالی نقصانات کے باوجود کشمیر کے عظیم سپوتوں نے اپنی آزادی کا سودا نہیں کیا۔ تنازعہ کشمیر کو دنیا کا عظیم ترین تنازعہ کہا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر تمام مذاہب دنیا نے اپنے اپنے تانہ کو مل جل کر حل نہ کیا تو شاید دنیا میں پہلی باقاعدہ عالمی ایشیائی جنگ اور پھر دنیا کی ایک بڑی تباہی کا سبب کشمیر ہی بنے گا۔ کشمیریوں کی جرأت و بہادری اور بھارتی تسلط سے آزادی کے حصول کی جدوجہد سے اظہار ہجرتی کے طور پر پاکستانی قوم گزشتہ کئی دہائیوں سے ہر سال ۵ فروری کو یوم

معادہ امرتسر کے ساتھ ہی ہوا جس کے ذریعے گلاب سنگھ نے انگریزوں سے ۷۵ لاکھ ٹانک شاہی میں جموں و کشمیر اور ہزارہ کا علاقہ خرید کر غلام بنایا، جبکہ گلگت، بلتستان، کرگل اور لداخ کے علاقوں پر قبضہ کر کے ایک مضبوط اور مستحکم ریاست قائم کی۔ مہاراجہ کشمیر نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی کیونکہ حکمران طبقہ اقلیتی تھا جبکہ غلطی کی ۸۵ فی صد آبادی مسلمانوں کی تھی۔ اس لیے حکمران ہمیشہ مسلمانوں سے ہی خطرہ محسوس کرتے تھے۔ مہاراجہ نے مسلمانوں کو پس ماندہ رکھنے کے لیے بڑی کوششیں کیں، یہی وجہ ہے کہ ۱۸۴۶ء کے بعد ڈوگرہ حکمرانوں کے خلاف ۱۹۳۱ء تک کوئی نمایاں آواز نہ اٹھی۔ اگرچہ اس عرصے میں مسلمانوں کی نصف درجہ سے زائد انجمنیں اور جماعتیں بن چکی تھیں مگر ڈوگرہ کے ظلم و ستم کے وجہ سے مسلمان سر نہ اٹھا سکے۔

جدوجہد کا آغاز:

جب ہم ریاست جموں و کشمیر کا جائزہ لیتے ہیں تو ڈوگرہ حکمرانوں کے دور میں ۱۹۳۳ء تک سیاسی خاموشی نظر آتی ہے۔ یہ خاموشی ۱۹۲۳ء میں اس وقت ٹوٹی جب سرینگر میں کام کرنے والے ریشم کے کارخانوں کے مزدوروں نے اپنے اوپر ہونے والے مظالم کے خلاف آوازی اٹھائی۔ پوری ریاست نے ان کی آواز میں آواز ملائی اور یوں پوری ریاست سراپا احتجاج بن گئی۔ اس تحریک کو بھی ڈوگرہوں نے طاقت کے زور پر ختم کرنے کی کوشش کی۔ وقتی طور پر یہ تحریک کمزور ضرور ہوئی مگر اس کے بعد ریاست کے عوام میں بیداری آئی اور آزادی کا جذبہ توانا ہوا۔

آزاد حکومت کا قیام:

۲۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو موجودہ آزاد کشمیر میں آزاد حکومت کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کے پہلے صدر غلام نبی گھگا قرار قرار پائے۔ تقسیم ہند کے فارمولے کے مطابق ریاست جموں و کشمیر میں ۸۵ فیصد مسلمان ہونے کی وجہ سے یہ ریاست پاکستان کا حصہ بننا تھی مگر حکمران چونکہ ڈوگرہ تھا اس لیے اس کی کوشش رہی کہ ریاست کو بھارت کا حصہ بنایا جائے یا اس کی خود مختار حیثیت کو بحال رکھا جائے۔ جبکہ مسلمانوں کا مطالبہ ریاست کو پاکستان کا حصہ

اقوام متحدہ نے ابتدائی ۹ سالوں میں مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے کوششیں کیں مگر پھر مسئلہ کشمیر بھی عالمی سیاست کی نذر ہو گیا۔ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۷ء تک روس اقوام متحدہ میں غیر جانبدار رہا مگر بعد میں ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء اور ۲۲ جون ۱۹۶۲ء کی کشمیر کے حوالے سے اقوام متحدہ کی قراردادوں کو دہراؤ اور بھارت کی حمایت کرتا رہا۔

پاک بھارت جنگیں اور مسئلہ کشمیر:

مسئلہ کشمیر کے حوالے سے پاکستان اور بھارت کے مابین ۱۹۴۷ء سے ۱۹۴۸ء تک ۱۹۶۵ء اور کارگل جنگ بھی ہو چکی ہیں۔ اگرچہ ۱۹۷۱ء کی جنگ بھی دونوں ملکوں کے مابین ہوئی مگر اس کا تعلق مسئلہ کشمیر سے براہ راست نہیں البتہ بھارت کی مشرقی پاکستان میں مداخلت کی بڑی وجہ کشمیر ہی تھا۔ اب بھی یہ صورتحال ہے کہ دونوں ملکوں کے مابین کبھی بھی ایسی جنگ ہو سکتی ہے۔

۵ فروری یوم بھارتی کشمیر:

دنیا بھر میں بالخصوص پاکستان کے مسلمان ۵ فروری کو یوم بھارتی کشمیر مناتے ہیں اور کشمیر کی آزادی کے لیے اپنی اخلاقی مدد کے عزم کا اظہار کرتے ہیں۔ پاکستان میں اس روز عام تعطیل ہوتی ہے۔ اس سلسلے کا آغاز دینی جماعتوں کی کوششوں سے مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے پہلی مرتبہ مظلوم کشمیریوں کے ساتھ اظہار بھارتی کشمیر کے لیے اس دن کا تعین کیا۔ ۵ فروری کو پورے پاکستان میں تحریک آزادی کشمیر کے ساتھ اظہار بھارتی کشمیر کے دن کے طور پر منانے کا مقصد جہاں یہ ہے کہ تحریک آزادی کشمیر کو پورے پاکستان کی سطح پر اجاگر کیا جائے وہاں اس کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ پاکستانی عوام میں اس شعور اور احساس کو اجاگر کیا جائے کہ آزادی کشمیر کی تحریک خود پاکستان کی بقاء و سالمیت کی تحریک ہے۔

وی پی آر ہا ہے

◎ جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

گیا۔ بھارت کا دعویٰ ہے کہ پوری ریاست جموں و کشمیر بھارت کا انٹو انگ ہے کیونکہ مہاراجہ کشمیر نے بھارت سے الحاق کیا ہے جبکہ پاکستان کا دعویٰ ہے کہ کشمیر پاکستان کی شہرگ ہے کیونکہ تقسیم ہند کے فارمولے کے تحت مسلم اکثریتی ریاست ہونے کے باعث کشمیر پاکستان کا حصہ ہے اور یہاں کے مسلمان بھی پاکستان سے الحاق چاہتے ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں سرینگر میں یہاں کے مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ”مسلم کانفرنس“ کے پاکستان کیساتھ الحاق کی قرارداد منظور کی جبکہ آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کے عوام نے اپنی مدد آپ کے تحت آزادی حاصل کر کے پاکستان کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک کیا اور مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی تحریک جاری ہے جس کا بنیادی نعرہ ہی ”پاکستان سے رشتہ کیا؟..... لا الہ الا اللہ“ ہے۔

مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ میں:

یکم جنوری ۱۹۴۸ء کو بھارت اقوام متحدہ میں خود گیا جس پر ۱۷ جنوری ۱۹۴۸ء کو اقوام متحدہ نے ایک قرارداد منظور کی ۲۰ جنوری کو پاکستان بھارت کمیشن قائم کیا جس کی سفارشات کی روشنی میں ۵ اگست ۱۹۴۸ء اور یکم جنوری ۱۹۴۹ء کی اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ۸۴ ہزار ۴۷۱ مربع میل پر پھیلی ہوئی پوری ریاست جموں و کشمیر متنازعہ ہے اس میں وہ تمام حصے شامل ہیں جو پاکستان بھارت اور چین کے پاس ہیں۔ اقوام متحدہ نے ۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء ۵ جنوری ۱۹۴۹ء اور ۲۳ دسمبر ۱۹۵۲ء کو کشمیریوں کو استعصوب رائے کا حق دینے کی قراردادیں پاس کی ہیں۔

اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کی قسمت کا فیصلہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں استعصوب رائے سے کیا جائے گا مگر بھارت نے عالمی اور مقامی طور پر ہونے والے معاہدوں سے انحراف کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت کے زیر قبضہ ریاست جموں و کشمیر کے علاقوں میں ۱۹۵۰ء کے بعد ہی بے چینی پھیلنا شروع ہوئی۔ مختلف ادوار میں مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی جنگ شروع کی گئی مگر بھارت نے عالمی انصاف کے ٹھیکیداروں کی پس پردہ حمایت کے باعث وقتی طور پر کشمیریوں کی آزادی کی تحریک کو دبانے کی کوشش کی۔ یہ بات درست ہے کہ

ناتوا مگر ڈوگرہ تاخیری حربے استعمال کرتا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو آزاد کشمیر میں آزاد حکومت کے قیام کے ساتھ ہی مجاہدین نے سرینگر کی طرف رخ کیا سرینگر تک کے علاقے پر قبضہ کر لیا اور مہاراجہ کشمیر دارالحکومت سے بھاگ کر جموں چلا گیا۔

کشمیر پر بھارت کا قبضہ:

۲۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو مہاراجہ کشمیر نے نہ صرف بھارت سے فوجی امداد طلب کی بلکہ بھارت کے ساتھ الحاق کی درخواست بھی دی۔ بھارت چونکہ کشمیر پر قبضے کے لیے موقع کی تلاش میں تھا لہذا ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو بھارتی افواج کشمیر پر قابض ہو گئیں۔ دوسری طرف پاکستان کی غلط حکمت عملی کی وجہ سے مجاہدین کو آزاد کیا ہوا ایک بڑا علاقہ بھی خالی کرنا پڑا اور مجبوراً پسپائی اختیار کرنا پڑی۔ بھارت کشمیر میں اس وعدے کے ساتھ داخل ہوا تھا کہ اس کے قیام کے بعد کشمیر سے وہاں چلا جائے گا مگر آج تک بھارت کی واپسی نہیں ہوئی۔

گلگت بلتستان کی آزادی:

دوسری طرف جب سرینگر میں بھارتی قبضہ ہوا اور آزاد کشمیر میں آزاد حکومت قائم ہوئی تو یکم نومبر ۱۹۴۷ء کو فلت میں بھی بغاوت ہوئی۔ ڈوگرہ گورنر گنہگار سنگھ کو گرفتار کر کے اسلامی جمہوریہ گلگت کی بنیاد رکھی گئی جبکہ بلتستان وادی گریز اور دیگر علاقوں میں ۱۹۴۸ء تک جنگ جاری رہی۔ ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان نے اس پر کنٹرول حاصل کیا مگر گریز کے برصغیر سے جانے کے بعد کشمیریوں کو ڈوگرہ سے آزادی تو ملی مگر ریاست جموں و کشمیر کا ایک بڑا حصہ بھارتی غلامی میں چلا گیا۔

شہرگ اور انٹو انگ کا دہراؤ:

بھارت نے مقبوضہ کشمیر کو اپنا انٹو انگ قرار دیتے ہوئے اپنے آئین کے آرٹیکل ۳۷۰ کے تحت خصوصی حیثیت دی ہوئی ہے جبکہ پاکستان نے آزاد کشمیر میں ۱۹۴۷ء میں ہی آزاد ریاست قائم کر دی اگرچہ تمام انتظامات پاکستان کے پاس ہیں۔ دوسری جانب گلگت بلتستان کو بھی طلب طریقوں سے انتظامی طور پر کنٹرول میں رکھا اور ۲۰۰۹ء میں ایک اصلاحی بیج کے تحت گلگت بلتستان کو بھی نیم ریاستی اور نیم صوبائی طرز کا ایک سیٹ اپ دیا

احساس گناہ

اور ہمارا معاشرہ

مذہب مولانا امیر فیصل اعوان

وقت اپنی مخصوص رفتار کے ساتھ محسوس ہے۔ انسان دنیا میں آتا ہے اور ایک مقررہ وقت پر واپس لوٹ جاتا ہے۔ ماں کی گود میں ہوش سنبھالنے والی اس کی زندگی لب گور ختم ہو جاتی ہے اور دنیا میں کئے جانے والے نیک و بد اعمال و افعال اس کا زاد راہ بن کر اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ دنیا کے لئے کی جانے والی محنت کام نہیں آتی اور یہاں سے تو انسان محض اپنے اعمال ہی ساتھ لیجاتا ہے۔ وقت اپنی مخصوص رفتار کے ساتھ آگے کی طرف جاری رکھتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد اس کے وہ متعلقین کہ جن کے لئے وہ جھوٹ و بچ اور نیکی و بدی کی تمیز بالائے طاق

سرپائیں گے۔ اسی لئے اسلام ہمیں گناہوں سے بچنے کا درس دیتا ہے۔ یہ بھی بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ روز حشر جزاء و سزا کا مرحلہ درپیش ہوگا، اسی لئے دنیا میں مبعوث فرمائے گئے انبیاء کرام نے خلق خدا کو بدی کے کاموں سے روکتے ہوئے نیکی کی ترغیب دی۔

اس حوالہ سے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”کہہ دو میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو حرام کیا ہے خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ اور ہر گناہ کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو بھی اور یہ کہ اللہ پر وہ باتیں کہو جو تم نہیں جانتے۔“ (الاعراف: ۳۳)

میں گناہ کا دہاں صرف گنہگار کے لئے ہی ہوگا۔

بلاشبہ گناہوں کی طرف انسان کی رغبت اسے مزید خرابیوں کی طرف گامزن کرتی ہے اور انسان کے گناہوں کی صورت میں ایک غلط روش پیدا ہوتی ہے جس کا خمیازہ کسی نہ کسی طرح خلق خدا کو بھگتنا پڑتا ہے۔ مثلاً اگر آپ جھوٹ بولتے ہیں تو اس سے لازمی خرابی پیدا ہوگی، غلط بیانی سے آپ اگر کسی کا حق کھاتے ہیں تو اس کے بھی یقیناً بد اثرات مرتب ہوں گے مگر ان تمام باتوں سے ہٹ کر گناہ کے کام دراصل اپنے خالق و مالک کی نافرمانی سے عبارت کئے جائیں تو خلاف شرح امور کا معاملہ کہاں جا سکتا ہے اس کا اندازہ ہی لگائیں تو روح کا نپ جاتی ہے مگر انتہائی افسوس کا مقام تو یہ کہ ہم نے کبھی ان معاملات کو اس زاویہ سے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ مختصر یہ کہ کسی نہ کسی گناہ کی صورت اللہ پاک کی نافرمانی کرنے والی پہلی قوموں کو غرق کر دیا جاتا تھا، کسی پر ہوا کا عذاب آیا تو کسی کو پانی کی غضب ناک صورت میں گرفت کی گئی۔ اسی حوالہ سے قرآن

بلاشبہ گناہوں کی طرف انسان کی رغبت اسے مزید خرابیوں کی طرف گامزن کرتی ہے اور انسان کے گناہوں کی صورت میں ایک غلط روش پیدا ہوتی ہے جس کا خمیازہ کسی نہ کسی طرح خلق خدا کو بھگتنا پڑتا ہے۔

پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”کیا ان لوگوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کیا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر مارا جنہیں ہم نے زمین میں وہ اقتدار دیا تھا جو جنہیں نہیں دیا، ان پر ہم نے موسلا دھار مینہ برسایا اور ان کے بیٹے سے نہریں رواں کر دیں، پھر ہم نے ان کے گناہوں کے باعث ان کو ہلاک کر مارا اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوموں کو نکال کھڑا کیا“ (الانعام: ۶۰)

یہاں قوم عاد و ثمود کا ذکر کیا جا رہا ہے جنہیں بے پناہ طاقت اور ساز و سامان دیا گیا، ان کے باغ اور کھیت شاداب اور عیش و خوشحالی کا دور دورہ تھا مگر جب وہ گناہوں پر آمادہ ہوئے اور بغاوت اور تکذیب پر کمر باندھی تو ان کو ایسا پکڑا کہ نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا جا رہا ہے کہ

”البتہ ہم تم سے پہلے کئی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جب انہوں نے ظلم اختیار کیا حالانکہ پیغمبر ان کے پاس مکمل نشانیاں لائے تھے اور وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے ہم گناہگاروں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔“ (یونس: ۱۳)

یہاں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے کہ اللہ پاک نے ہر گناہ کو حرام قرار دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو ترک گناہ کا حکم دیتا ہے اور گناہ کی سزا سے بھی ڈرایا جا رہا ہے۔ اس حوالہ سے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

”ظاہری اور پوشیدہ (ہر طرح کا) گناہ ترک کر دو، جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔“ (الانعام: ۱۲۰)

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا جا رہا ہے کہ ”اور جو گناہ کرتا ہے تو اس کا دہاں اسی پر ہے اور خدا جاننے والا ہے (اور) حکمت والا ہے۔“ (النساء: ۱۱۱)

یعنی کہ اللہ پاک اپنے بندوں کے اعمال سے بخوبی واقف ہے۔ یہ بات دنیا میں تو ہو سکتی ہے کہ کسی کے کیے کی سزا کسی اور کو مل جائے مگر اللہ رب العزت کی بارگاہ

رکھتے ہوئے جی جان لڑا دیتا ہے وہ بھی اسے فراموش کر دیتے ہیں اپنے مسائل میں الجھ جاتے ہیں اور یہ سلسلہ ان تواتر کے ساتھ جاری رہتا ہے۔ ہم یہ سب کچھ اپنی زندگی میں چشم خود دیکھتے بھی ہیں اور اس پر یقین بھی رکھتے ہیں کہ ہمیں ایک مقررہ وقت پر اس دار فانی سے کوچ کر جانا ہے مگر صدمہ افسوس کہ اس تلخ حقیقت سے پوری طرح آگاہی کے باوجود دنیا کے ناقص رنگ ہمارے اوپر اس قدر حاوی ہیں کہ ہم اپنا قبلہ درست نہیں کر پاتے۔ موجودہ حالات پر نظر ڈالی جائے تو بخوبی علم ہوتا ہے کہ جھوٹ و فریب سمیت بہت سے گناہ آج ہماری زندگی اور معاشرہ کا حصہ بن چکے ہیں اور ہم ان چیزوں کو پوری طرح قبول کر چکے ہیں۔ تعجب یہ کہ احکامات خداوندی سے آگاہی کے باوجود ہم جھوٹ و فریب سے بہت سے گناہوں کو اپنی زندگی کا حصہ بناتے ہوئے ہیں اور ہمارے اندر سے ان امور بارے احساس گناہ ہی ختم ہو چکا ہے۔

بلاشبہ اس دنیا سے رخصتی کا وقت آنے پر درتوبہ بند ہو جائے گا اور اس کے بعد کے تمام مرحلے اللہ پاک کی رحمت کے بعد ہمارے اعمال و افعال کے نتیجہ میں

عام سی بات بات بن چکی ہے بسا اوقات ہم وہاں بھی جھوٹ بولنے سے گریز نہیں کرتے کہ جہاں اس کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ موبائل پر بھی جھوٹ بڑی روانی کے ساتھ بولا جاتا ہے اور ہم اپنے گھروں میں بچوں کے سامنے جھوٹ بولتے ہوئے انہیں بھی اس کی تربیت دے رہے ہوتے ہیں، یہاں تک کہ اگر کوئی گھر آئے اور ہم اسے ملنا نہ چاہتے ہوں تو بچوں کو کہہ دیا جاتا ہے کہ ”ابو گھر پر نہیں ہیں۔“ اسی طرح غیبت بہت بڑا گناہ ہے مگر ہمارے معاشرہ میں دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی کو ایک فیشن سمجھ کر قبول کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اکثر تو یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اپنی بات میں وزن بڑھانے کے لئے ہم اس غیبت کے سلسلے کو بہتان بازی تک لیجاتے ہیں اور وہ باتیں بھی گھڑی جاتی ہیں کہ جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔ اسی طرح غیبت و بہتان کا یہ سلسلہ سینہ بہ سینہ چلتا ہے اور دوسرے، تیسرے فرد تک بات کا مفہوم یکسر بدل جاتا ہے مگر ہم بڑی کامیابی سے اس پر کار بند نظر آتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی بہت سی برائیاں اور گناہ کے کام ہماری روزمرہ زندگی کا حصہ بن چکے ہیں مگر چونکہ ہمیں ان گناہوں کی عادت پڑ چکی ہے اس لئے ہم ان کے بد اثرات یا عذاب سے بھی خوف نہیں کھاتے۔ اسی وجہ سے ہی

ہمارے اندر سے احساس گناہ ہی مفقود ہوتا جا رہا ہے جو کہ کسی بھی طرح درست نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم دنیا سے اپنی رخصت کا وقت آنے سے قبل ہی اللہ پاک کے حضور اپنے ان گناہوں پر صدق دل سے توبہ کریں۔ ورنہ یاد رہے کہ در توبہ بند ہو جانے کے بعد ہمارے یہی اعمال جن کو ہم نے اپنا معمول بنا رکھا ہے ہمارے گلے کا پھندا بن جائیں گے اور پھر کہیں بھی نجات کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

خواتین کا اجتماع

مرکزی جمعیت والہ حدیث پورہ فورس قصور کے زیر اہتمام جامعہ زبیدہ للہیات کھوکھرو ٹیچرز نزد گونڈی ۲۲ جنوری بروز اتوار خواتین کا اجتماع منعقد ہوا۔ مہلقات نے مؤثر خطابات فرمائے۔ بھلا اللہ بر لحاظ سے یہ پروگرام کامیاب رہا۔ منجانب: حکیم محمد عبداللہ غازی، قصوری، ہتھم درہ سدھ

احکامات ہیں کہ جن کو ہم روزمرہ زندگی میں معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔

گناہوں کی دلدل میں ہمارے مسلسل اترتے جانے کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہمارے اندر سے غصہ صرف اس کا شعور ختم ہوتا جا رہا ہے بلکہ ہمارے دلوں پر زنگ آگ چکا ہے کیوں کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ امور گناہ کے زمرہ میں آتے ہیں اس کے باوجود ہم ان سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اس باب میں ایک حدیث مبارکہ میں مرقوم ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے پھر اگر توبہ کرے وہ آئندہ کیلئے اس سے باز آئے اور استغفار کرے تو اس کا دل چمک کر صاف ہو جاتا ہے اور یہ دھبہ داغ دور ہو جاتا ہے اگر اور زیادہ گناہ کرے تو یہ دھبہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اس آیت میں (ہرگز نہیں بلکہ ان

ذرا غور کیجئے کہ مسلسل گناہوں کی عادت ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں ہمارے دل کس طرح زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں آج بہت سے کاموں پر گناہوں کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔

کے (برے) کاموں سے ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے۔ یعنی گناہ سے ڈرتے رہنا اور اس کی عادت ہو جانا۔“ (سنن ابن ماجہ)

ذرا غور کیجئے کہ مسلسل گناہوں کی زندگی گزارنے پر ہمیں گناہوں کی عادت ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں ہمارے دل کس طرح زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں آج بہت سے کاموں پر گناہوں کا شائبہ تک نہیں ہوتا اور بہت سے گناہ ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ یہ گناہ ہے مگر ہماری بد قسمتی کہ ہمیں ان کی اس طرح عادت ہو چکی ہے۔

معاشرہ پر نظر ڈالی جائے تو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ بہت سے گناہوں کو ہم نے اپنا اوڑھنا، چھوٹا بنا لیا ہے، جن کی کوئی خاص ضرورت بھی نہیں جیسے ہمارے سلم میں جھوٹ ایک رواج کی طرح پردوش پار رہا ہے اور یہاں جھوٹ بول کر کسی کو دھوکہ دینا اور اس کا فخر یہ اظہار بھی

یعنی گناہوں پر اللہ پاک کی طرف سے ڈھیل دینے جانے کو یہ نہ سمجھا جائے کہ دنیا میں عذاب آہی نہیں سکتا۔ پچھلی قوموں کی تاریخ اور ان کی سرکشی و نافرمانی کی سزائیں مختلف قسم کے عذاب اسی دنیا میں آچکے ہیں۔ اس امت میں اگرچہ اللہ تعالیٰ نے سید الانبیاء ﷺ کے اکرام کی وجہ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ عذاب عام نہ آئے گا اور اللہ تعالیٰ کے اسی لطف و کرم نے ان لوگوں کو ایسا بے ہاک کر دیا ہے کہ وہ آج اپنے گناہوں پر نادم تک نظر نہیں آتے۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر گناہ و ثواب کی تفریق واضح کی گئی ہے، اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی گناہوں سے بچنے کی تلقین اور اس کے دہال و عذاب بارے تفصیلی بیان ملتا ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں مذکور ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

”حلال بھی کھلا ہوا ہے اور حرام ظاہر ہے ان کے درمیان چند

امور مشتبہ ہیں، چنانچہ جس نے اس چیز کو چھوڑ دیا جس کے گناہ ہونے کا شبہ ہو تو وہ اس کو بھی چھوڑ دے گا جو صاف گناہ ہے اور جس نے ایسے کام کرنے کی جرأت کی

جس کے گناہ ہونے کا شک ہو تو وہ کھلے ہوئے گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔“ (صحیح بخاری)

اس حدیث مبارکہ میں واضح کر دیا گیا ہے کہ گناہ حرام ہے اور گناہ و ثواب کی تفریق الگ ہے ان میں کوئی یکسانیت نہیں اور یہ کہ گناہوں سے بچنا چاہیے یہاں تک کہ جو امور مشتبہ ہوں ان میں بھی گریز سے کام لینا چاہیے۔ یہ اس بات کی بھی واضح دلیل ہے کہ چھوٹے گناہوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ اس کی سخت ہدایت کی گئی ہے۔ اس حوالہ سے ایک حدیث پاک میں منقول ہے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

”تو ان گناہوں سے بچی رہ جن کو لوگ حقیر جانتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کا بھی مواخذہ کرے گا۔“ (سنن ابن ماجہ)

غور فرمائیے کہ یہاں ان امور ہمارے کتنے سخت

دو گنا اجر

جناب مولانا عبدالقیوم

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”جن کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عنایت فرمائی وہ تو اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور جب ان پر (قرآن) کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کے ہمارے رب کی طرف سے حق ہونے پر ہمارا ایمان ہے ہم تو اس سے پہلے بھی مسلمان ہیں۔ یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے دوبرا اجر دیے جائیں گے“ (القصص) اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”اہل کتاب کا جو آدمی اپنے نبی پر ایمان لایا اور اس نے آخری نبی کا زمانہ پایا تو اس پر بھی ایمان لایا اور اس کی پیروی و تصدیق کی تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔“ (بخاری: ۹۷، مسلم: ۲۴۱)

۳۔ حقوق کا خیال رکھنے والا غلام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ایسا نیک غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک دونوں کا حق ادا کرتا ہے اس کے لیے دو اجر ہیں۔“ (بخاری: ۲۵۳۶، مسلم: ۲۴۱)

۴۔ لونڈی آزاد کرنے کے بعد اس سے نکاح

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس آدمی کی لونڈی ہو تو وہ اس کی اچھی تربیت کر کے اسے آزاد کرتا ہے اور اس کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔“ (بخاری: ۹۷، مسلم: ۲۴۱)

۵۔ مشقت و دشواری سے قرآن پڑھنے والا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”جو آدمی قرآن پڑھتا ہے اور مشقت و دشواری سے پڑھتا ہے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔“ (بخاری: ۲۹۳۷، مسلم: ۷۹۸)

۶۔ مجتہد حاکم اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”جب کوئی فیصلہ کرنے والا حاکم اجتہاد کرے اور درست فیصلہ کرے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔“

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کے اجر و صلہ میں نہایت مہربان ہے جو اپنے بندوں کو ایک نیکی کے بدلے میں دس گنا اجر دیتا ہے اور کبھی تو سات سو گنا تک ثواب سے نوازتا ہے۔ مگر کچھ اعمال ایسے ہیں جن کو بجالانے پر اللہ تعالیٰ دو نیکیوں کے اجر و صلہ سے نوازتا ہے۔ دو نیکیوں سے مراد یا تو اس عمل کے دو پہلو ہوتے ہیں یا پھر اس ایک نیکی کو دو نیکیاں شمار کیا جاتا ہے پھر اس ایک عمل کا دو نیکیوں کے اعتبار سے اجر دو گنا کر دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”تمہارے مال اور اولاد ایسے نہیں کہ تمہیں ہمارے پاس (مرتبوں سے) قریب کر دیں ہاں جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں تو ان کے لیے ان کے اعمال کا دوہرا اجر ہے اور وہ غدرو بے خوف ہو کر بالا خانوں میں رہیں گے۔“ (سبا: ۳۷)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”تا کہ وہ ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بے شک وہ بخشنے والا قدر دان ہے۔“ (فاطر: ۳۰)

ایسے لوگ اور اعمال جو خصوصی طور پر دوہرے اجر کے مستحق ہیں درج ذیل ہیں:

۱۔ ازواج النبی ﷺ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اور تم (نبی کی بیویوں) میں سے جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک کام کرے گی ہم اسے اجر بھی دوہرا دیں گے۔“ (الاحزاب)

۲۔ جہاں کتاب محمد ﷺ پڑھیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (یعنی سیدنا عیسیٰ کی شریعت پر) اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے (آخری) رسول پر ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا۔“ (الحج: ۲۸)

اگر اس سے غلطی/خطا ہو جائے تو اس کے لیے

ایک اجر ضرور ہے۔“ (بخاری: ۷۳۵۲، ابوداؤد: ۳۵۷۳)

۷۔ اقرباء پر صدقہ: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”اگر کوئی شخص صدقہ کرتا ہے تو اسے ایک صدقہ کا اجر ملتا ہے اگر کوئی آدمی اپنے قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرتا ہے تو اسے دو اجر دیے جاتے ہیں ایک اجر صدقہ کرنے کا اور دوسرا اجر صلہ رحمی کا۔“ (بخاری: ۱۴۶۶، مسلم: ۱۰۰۰)

۸۔ وضو میں اعضاء دو دو مرتبہ دھونا:

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص وضو میں اپنے اعضاء ایک ایک مرتبہ دھوتا ہے تو وہ وضو کا اجر پالیتا ہے مگر جو شخص اعضاء کو دو دو مرتبہ دھولیتا ہے تو اسے دوہرا اجر دیا جاتا ہے۔“ (ابن ماجہ: ۳۲۰)

۹۔ تیمم اور وضو:

”اگر کسی آدمی کو پانی نہ ملے اور وہ تیمم کر کے نماز پڑھ لیتا ہے پھر بعد میں اسے پانی مل جائے تو وہ وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔“ (ابوداؤد: ۳۳۸)

۱۰۔ طلب علم کے لیے سفر:

”اگر کوئی شخص علم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور علم حاصل کر لیتا ہے تو اس کو دو اجر دیے جاتے ہیں لیکن اگر وہ علم حاصل نہ کر پائے تو اس کے لیے ایک اجر ضرور ہے۔“ (الترمذی: ۱۶۵)

۱۱۔ سخت سردی میں وضو:

”جو آدمی سخت سردی میں اچھی طرح وضو کرتا ہے تو اس کو دوہرا اجر دیا جاتا ہے۔“ (معجم الاوسط للطبرانی: ۵۳۶۶)

۱۲۔ جمعہ کے دن غسل

”جس آدمی نے جمعہ کے دن غسل کیا اور جلدی مسجد میں آیا اور قریب ہو کر خاموشی سے خطبہ سنا تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔“ (ابوداؤد: ۱۰۵۱)

۱۳۔ جس مسلمان کو اہل کتاب شہید کر دیں اس کے لیے دوہرا اجر ہے:

(ابوداؤد: ۲۳۸۸)

۱۴۔ سمندر کا شہید

”سمندر میں غرق ہو کر شہید ہونے والے کو خشکی پر

احکام و مسائل



تحریک جناب مولانا حسین عثمان مدنی

اندر ہاتھ رکھوا کر خوف دلانے کی اجازت ہے لیکن دیگر علماء نے اسے بدعت قرار دیا ہے کیونکہ نبی ﷺ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام نے خوف دلانے کے لیے ایسا طریقہ اختیار نہیں کیا، لہذا اس سے بچنا چاہیے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے۔ الجامع لاحکام القرآن تفسیر سورہ المائدہ: ۱۰۶-۱۰۸)

قسم توڑنے پر کفارہ:

اللہ تعالیٰ نے عام قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھانا انہیں لباس فراہم کرنا یا غلام آزاد کرنا یا تین دن کے روزے رکھنا بتایا ہے۔ (المائدہ: ۸۹)

غیر اللہ کی قسم کھانا منع ہے:

بعض ماں باپ جذبات میں بہہ کر اپنے بچوں کی قسم کھاتے ہیں اور بچے والدین بالخصوص ماں کی قسم کھاتے ہیں بعض جوڑے محبت میں ڈوب کر اپنے محبوب کی قسم کھاتے ہیں اور بعض تو بدعتیہ کی وجہ سے کسی نئی صحابی ولی اور فرشتے کی قسم کھاتے ہیں حالانکہ کسی بھی مخلوق کی قسم جائز نہیں۔

کیونکہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر کو اپنے والد کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا:

[إِنَّا لَنَالِهِمُ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ مِنْ كَانِ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمِتْ]

(بخاری، کتاب الایمان: ۶۶۴۶)

”خبردار! بے شک اللہ تمہیں اپنے آباء (باپ دادا) کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے (تو) جسے قسم کھانا ہے وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموشی اختیار کر لے۔“

سعد بن عبیہؓ نے کہا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی شخص کو کہنے کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا:

[لَا يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللَّهِ] (ترمذی اندوز: ۱۵۳۵)

”غیر اللہ کی قسم نہیں کھائی جاتی۔“

پتہ چلا کہ نبی ﷺ اور خلفائے راشدین و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کیا بلکہ امام ابن عبد البرؒ نے کہا کہ ساری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ غیر اللہ کی قسم (مطلقاً) جائز نہیں۔ (طرح المعرب: ج ۲ ص ۱۳۲)

غیر اللہ کی قسم شرعاً منع ہے:

سعد بن عبیہؓ نے کہا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (شاید کسی اور) شخص کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو اسے نکمری سے مارا اور نبی ﷺ کا فرمان سنایا:

[كُلُّ يَمِينٍ يَحْلِفُ بِهَا دُونَ اللَّهِ شَرْكَ]

(المستدرک علی الصحیحین: ج ۴۶)

[أَمِنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ] (مسلم،

الایمان: ۴۳۴۸)

”جس کسی کو قسم کھانا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے۔“

اللہ تعالیٰ کی صفت کی قسم جیسے: وعز تک۔ (۱-ا)

اللہ! تیری قوت و غلبہ کی قسم۔ (بخاری)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اکثر ان کلمات کے ذریعے قسم کھایا کرتے تھے:

[لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ] (بخاری، القدر: ۶۶۱۷)

”دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔“

امام امیر صنعانی نے کہا کہ لَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ [بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کی قسم کھانے میں داخل ہے۔ (التبویر شرح الجامع الصغير: ج ۱ ص ۳۶۷)]

قرآن کی قسم کھانے کا حکم:

بعض اہل علم (محققین فقہائے حنفیہ) لیکن متاخرین کا موقف (جمہور کا موقف ہے)۔ نے کہا کہ قرآن کی قسم نہیں کھانی چاہیے کیونکہ یہ قدیم زمانے میں رائج تھی نہ عرف میں رائج ہے۔ (المبسوط للسرہنی، الطلاق: ج ۲ ص ۲۳)

جبکہ جمہور علماء بشمول عبد اللہ بن مسعود وغیرہ کا یہ موقف ہے کہ قرآن کی قسم کھانے کی اجازت ہے کیونکہ اپنے الفاظ و معانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کا کلام اس کی صفتوں میں سے ایک صفت ہے اور اس کی صفت کی قسم کھانا جائز ہے۔ (فتاویٰ اللجنة الدائمة: الایمان: ج ۲ ص ۱۳۵)

مباحثہ: قرآن کی قسم کھاتے وقت قرآن سے اللہ تعالیٰ کا کلام مراد رہنا چاہیے اگر قرآن سے کسی کی مراد مصحف کے اوراق اور روشنائی ہو تو ایسی قسم جائز نہیں کیونکہ یہ ساری اشیاء مخلوقات ہیں اور مخلوق کی قسم (مخلوق کے لیے بہر صورت) جائز نہیں۔ (فتاویٰ اللجنة الدائمة: ج ۱)

قسم لینے کے لیے مصحف کا استعمال:

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جمہوری قسم کھانے والے کو مصحف کے ذریعے یا مصحف پر ہاتھ رکھوا کر یا مصحف کے

قسم کی اہمیت:

قرآن مجید میں جہاں اللہ نے قسموں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا وہیں ان کا غلط استعمال کرنے سے منع کیا۔ کیونکہ ان کے غلط استعمال کی وجہ سے بظاہر کچھ فائدہ ہوتا نظر تو آتا ہے لیکن درحقیقت برکت ختم ہو جاتی ہے۔ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محرومی بھی ہوتی ہے۔ قسم کا غلط استعمال کرنے والے کو گناہوں سے پاک بھی نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے دردناک سزا دی جائے گی۔

علاوہ ازیں اگر کوئی قسم کھانے میں بے اعتدالی برتے تو یہ ایک طرح سے شرکی ایسی علامت ہے جس سے اعمال برباد اور عبادات اکارت ہو جاتی ہیں۔ (مسلم، البر والصلة والادب: ۶۸۳۷)

بلکہ قسم کا غلط استعمال انسان کی دنیا و آخرت کو اس طرح برباد کر دیتا ہے کہ وہ جہنم رسید ہو کر رہے گا۔ (ابن ماجہ، الادب: ۳۹۰۱)

قسم کی قسمیں:

اہل علم نے قسم کی تین قسمیں بیان کی ہیں:

- ① قسم جو اسے حنفی و صفات علیا کے ذریعے کھائی جائے یعنی بنیادی قسم کی قسم کھائی جائے۔
- ② بین غموس یا بین فاجرة یا بین صابرة جس میں قسم کھانے والا جان بوجھ کر جمہوری قسم کھاتا ہے تاکہ کسی کا مال ناحق حاصل کرے یا کسی کی خیانت کرے یا کوئی گناہ کرے۔
- ③ بین لغوی یعنی قسم کے ایسے کلمات جو ادا تو کیے جاتے ہیں لیکن ان سے قسم کھانا مقصود نہیں ہوتی جو قسم کی نیت کے بغیر یوں ہی زبان سے جاری ہو جاتے ہیں جن پر اللہ نے گرفت نہیں رکھی۔ نیک کلام کے طور پر عوام ایسی قسمیں بہت کھاتے ہیں۔

اللہ کی قسم:

توحید بازی خالی نہیں یہ بھی داخل ہے کہ بندہ اسی کی اس کے نام و صفات اور افعال کی قسم کھائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو بھی قسم اللہ کے سوا کسی اور کی کھائی جائے تو شرک ہوگی۔“ (التوحید لابن مندہ: ج ۲ ص ۳۳)

بعض روایات میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی آدمی کو کہنے کی قسم کھاتے ہوئے سن کر فرمایا کہ تم برباد ہو جاؤ اور پھر اسے درج بالا حدیث سنائی۔ (المجم الکبیر: ج ۱ ص ۳۳۲)

معلوم ہوا کہ نبی صحابی دلی فرشتہ کعبہ ماں باپ اولاد محبوب وغیرہ کسی بھی مخلوق کی قسم کھانے کو نبی ﷺ اور صحابہ کرام نے شرک شمار کیا لہذا روزمرہ کی عام بول چال میں زبان کا احتیاط سے استعمال اور اس جانب خصوصی توجہ دینا انتہائی ضروری ہے۔

غیر اللہ کی قسم شرک اکبر یا شرک اصغر؟

امام ترمذی وغیرہ نے غیر اللہ کی قسم کھانے کو ریاضی کی طرح شرک اصغر بتایا اور اسے (حقیقی شرک اکبر پر محمول کرنے کی بجائے) شدت ممانعت پر محمول کیا۔ (ترمذی: اللہ وروایا ایمان: ۱۵۳۵)

اور امام طحاوی شیخ البانی وشیخ بکر ابو زید نے بھی اسی موقف کو پسند کیا ہے۔ (سلسلہ احادیث الصحیحہ: ۲۰۴۲)

لیکن یہ بات ضرور ذہن نشین رہنی چاہیے کہ جب عوام کو غیر اللہ کی قسم کھانے سے روکا جائے تو شرک اکبر و اصغر کی تفصیل بتائے بغیر روکا جائے گا جس طرح نبی ﷺ نے غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کرتے وقت کسی بھی طرح کی تفصیل بیان نہیں کی ورنہ عوام کے دلوں سے ان غلطیوں سے کراہت ختم یا کم ہو جائے گی لہذا بہتر ہے کہ کسی مخصوص فرد پر کوئی شرعی حکم لاگو کرنا ہو تو اس وقت اس جیسی تفصیلی بحث گہرا علم رکھنے والوں کے درمیان چھیڑی جائے گی۔ واللہ اعلم!

غیر اللہ کی قسم کفر ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”امن حلف بغیر اللہ فقد کفر او اشرك“ (ترمذی: ۱۵۳۵)

”جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے کھلا کفر یا شرک کیا۔“

شیخ صالح الفوزان رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کھلا کفر یا کھلا شرک یہ الفاظ راوی کی جانب سے بطور شک ہو سکتے ہیں یا اس جیسے میں او واو کے معنی میں ہیں یعنی مطلب یہ ہوگا کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے کھلا کفر اور شرک کیا کیونکہ کسی شے کی قسم کھانا اس کی تعظیم کرنا ہے اور عظمت و حقیقت اللہ وحدہ کے لیے ہے اسی لیے صرف اسی کی قسم

صفت کی قسم کھانا چاہیے۔

غیر اللہ کی قسم کا کفارہ:

گزشتہ اوراق میں اللہ تعالیٰ کی قسم اور قرآن کا کفارہ بتایا گیا، لیکن اگر کوئی غیر اللہ کی قسم کھائے تو اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[من حلف فقال فی حلفہ واللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ] (بخاری، تفسیر القرآن: ۴۸۶۰)

”جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں لات و عزری (غیر اللہ/قزرت وغیرہ) کی قسم کھائی تو اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہیے۔“

امام ابن الجوزی نے فرمایا کہ غیر اللہ کی قسم کھانے والے پر لا الہ الا اللہ کہنا اس لیے واجب کیا گیا کیونکہ اس پر کفر لازم آنے کا خدشہ ہے لہذا جب اس نے (غیر اللہ کی) قسم کھائی تو کفار کی مشابہت اختیار کی تو اسی لیے توحید کا کلمہ پڑھنے کا حکم دیا گیا جو اسے شرک سے بری کر دیتا ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی نو مسلم ہو اور اس کی زبان پر بے اختیار اس طرح کی قسم جاری ہو جائے تو اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہیے تاکہ اس غلطی کی تلافی ہو سکے۔ (کشف المشکل لابن الجوزی: ۱۸۳۳)

امام ابن العربی نے کہا کہ جس نے ان کی قسم سمجیدگی کے ساتھ کھائی تو وہ کافر ہے اور جس نے لاعلمی یا بھول چوک سے کھائی تو اسے کلمہ توحید ادا کرنا پڑے گا جو اس (غلطی) کا کفارہ ہو جائے گا۔

امام سلیمان اسی نے فرمایا کہ غیر اللہ کی قسم کھانے والے نے بت کی تعظیم کی ایک شکل اختیار کی اسی لیے اسے لا الہ الا اللہ پڑھنے کا حکم دیا گیا جو تجدید اسلام کے طور پر نہیں بلکہ اس غلطی کے کفارے کے طور پر ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ کلمہ پڑھنے کا حکم دیا جانا تجدید اسلام کے طور پر ہے تب بھی اس کے کفر کی وجہ سے تجدید اسلام نہیں ہوگا بلکہ ایمان کی کمی کی وجہ سے تجدید اسلام ہوگا۔ (جو دراصل اضافۃ ایمان ہے۔) (تیسیر العزیز الحمیدی: ۵۱۴)

قسم سے متعلق کچھ متفرق مسائل:

① جس نے ان شاء اللہ کہتے ہوئے قسم کھائی (اور اسے پورا نہ کر سکا) تو بلا اتفاق اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی (یعنی کفارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں) (ترمذی ابواب اللہ وروایا ایمان: ۱۵۳۲)

② اگر کوئی کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھالے پھر اسے کوئی اور بات اس سے بہتر لگے تو اسے اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہیے اور جو بہتر لگے اسے اختیار کرنا چاہیے۔ (بخاری الایمان والندہ: ۶۹۲۲)

یعنی یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں نے قسم کھائی ہے اسی پر قائم رہوں گا۔ بلکہ جو بات حق اور سچ ہے اسے اختیار کرنا چاہیے۔

③ اگر کوئی کسی اور کے لیے قسم کھا کر کہے کہ تم فلاں کام کرو گے تو اسے کرنا ضروری نہیں کیونکہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے قسم کھا کر کہا کہ خواب کی تعبیر کے بارے میں آپ مجھے میری غلطی بتائیں تو نبی ﷺ نے غلطی بتانے کی بجائے فرمایا کہ قسم مت کھاؤ۔ (بخاری: التعمیر: ۷۰۶۶)

④ اگر کوئی قسم کھائے اور اسے پورا نہ کر سکے تو اسے اوسط درجے کا دس مسکینوں کو کھانا کھانا پڑے گا یا انہیں لباس فراہم کرنا پڑے گا یا گردن آزاد کرنا پڑے گی یا تین دن کے روزے رکھنے پڑیں گے۔ (المائدہ: ۸۹)

⑤ اگر کوئی اپنے اوپر بیوی کے علاوہ کسی حلال کو حرام کر لے تو وہ حرام نہیں ہو جاتا بلکہ اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہیے۔ (بخاری: تفسیر القرآن: ۴۹۱۱)

⑥ اگر کوئی جھوٹی قسم کھائے تو یہ اتنا سنگین گناہ ہے کہ توبہ واستغفار کے سوا اس غلطی کا کوئی کفارہ نہیں۔ (فتاویٰ لجنۃ الدائمۃ الایمان: ج ۲ ص ۱۳۳)

⑦ قسم توڑنے کا کام کیے بغیر قسم توڑنے کی صرف نیت سے قسم نہیں ٹوٹی۔ (فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ: ج ۲ ص ۱۲۶)

غیر اللہ کی قسم کھانے سے متعلق شبہ اور اس کا ازالہ:

قرآن وحدیث میں غیر اللہ کی قسمیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بعض مخلوقات کی قسم کھائی ہے جس سے بعض افراد کو شبہ ہوا کہ مخلوق کے لیے مخلوق کی قسم کھانا جائز ہے۔ (کتاب التوحید از ڈاکٹر محمد طاہر القادری: ج ۱ ص ۴۰۷-۴۰۸)

جب کہ مسئلہ ایسا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اپنی حکمت کے پیش نظر مخلوقات میں سے جس کی چاہے قسم کھائے جس سے بندوں کے یہاں اس کے درجات کو بلند کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (تیسیر العزیز الحمیدی: ۵۱۱)

جیسے والفجر والبصری و التین و العصر وغیرہ۔ لیکن بندوں کے لیے اجازت نہیں کہ وہ مخلوقات کی قسم کھائیں۔

طب و صحت

اخروٹ... غذائیت کا خزانہ

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

سر دیوں کے آغاز کے ساتھ ہی خشک میوہ جات کا استعمال شروع ہو جاتا ہے۔ یہ میوہ جات قوت بخش غذا کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان سے جسم میں طاقت اور حرارت کا احساس ہوتا ہے اور موسم سرما کی سردی کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ ایسے ہی خشک میوہ جات میں ایک اخروٹ ہے جس کا مغز بڑے شوق سے استعمال ہوتا ہے جو بہت توانائی بخش اور مفید ہوتا ہے۔ مغزیات کا استعمال یوں تو تاریخ سے معلوم ہے بلکہ اندازہ یہ ہوتا ہے کہ خشک میوہ جات اور ان کے مغز زندگی کے ابتدائی دور میں بطور غذا استعمال ہوتے رہے ہیں مگر جدید تحقیق کی روشنی میں ان کی افادیت کا اندازہ ہونے پر پھر سے استعمال بڑھ رہا ہے۔ مغزیات میں بادام، اخروٹ، ناریل، مونگ پھلی، کاجو، پستہ وغیرہ شامل ہیں۔

ایک تحقیق کے مطابق مغزیات میں ۱۳ تا ۲۰ فی صد نمکیات، ۵۰ تا ۶۰ فی صد روغنیات، ۹ تا ۱۲ فی صد نشاستہ، ۳ تا ۵ فی صد کیلوریز اور کئی دوسری معدنیات کی مقدار ایک فی صد ہوتی ہے۔ تحقیق کے مطابق ایک سو گرام مغزیات میں چھ سو غذائی حرارے (کیلوریز) پیدا ہوتے ہیں۔ ہنریوں کے برعکس مغزیات میں روغن کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے بلکہ اس کے مجموعی وزن کے نصف برابر تیل پیدا ہوتا ہے۔ روغن پیدا کرنے کی صلاحیت سے ہی توانائی پیدا کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ مغز کو طبعی حالت میں استعمال کرنا چاہیے۔ اخروٹ موسم سرما میں استعمال ہونے والے خشک میوہ جات میں اپنی غذائی افادیت کے لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ سرد برفانی علاقوں کے لوگ موسم کی شدتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اس کا بکثرت استعمال کرتے ہیں اور میدانی علاقوں کے لوگوں میں بھی یہ رغبت سے استعمال ہوتا ہے۔ اپنے غذائی حراروں کے سبب موسم سرما میں جسم میں طاقت اور حرارت کا احساس دلاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غذا اور دوا کے طور پر استعمال

ہوتا ہے۔

اخروٹ ایک درخت کا پھل ہے جس کا شمار ہمارے ہاں خشک میوہ جات میں ہوتا ہے۔ پاکستان میں اخروٹ کے درخت بلوچستان، سوات، مری، آزاد کشمیر کے علاقوں میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ جبکہ ایران، اور افغانستان میں بھی اخروٹ کے درخت بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اخروٹ کے درخت کی لمبائی عموماً ایک سو سے ایک سو بیس فٹ تک ہوتی ہے اور گولائی بارہ سے تیس فٹ تک ہوتی ہے۔ تیس سال کے بعد اس درخت میں پھل آنے لگتا ہے اور بعض اوقات چالیس سال سے زیادہ عرصہ لگ جاتا ہے۔ جب اس کا پھل اکٹھا کیا جاتا ہے تو اسے استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ اس وقت ان میں دودھ جیسی رطوبت نکلتی ہے۔ تین ماہ کے بعد یہ دودھ جیسی رطوبت جم کر مغز بن جاتی ہے جسے مغز اخروٹ کا نام دیا جاتا ہے اور پھر اسے موسم سرما میں خشک میوہ کے طور پر غذائیت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اخروٹ میں پائے جانے والے غذائی اجزاء کا جو کیمیائی تجزیہ کیا گیا ہے اس کے مطابق ایک ہزار گرام اخروٹ میں حسب ذیل اجزاء پائے جاتے ہیں:

پانی، ۳۱ گرام، لحمیات، ۵، ۲۰ گرام، روغنیات، ۳، ۵۹ گرام، چکنائی، ۸، ۱۳ گرام، ریشہ، ۷، ۱۱ گرام، راکھ، ۲، ۲۲ گرام، کلسیم، ۱۵، ۱۰ گرام، فاسفورس، ۷، ۵۰ گرام، فولاد، ۶، ۶۰ گرام، سوڈیم، ۳، ۳۰ گرام، پوٹاشیم، ۵، ۶۰ گرام، حیاتین بی، ۲۲، ۰۲ گرام، حیاتین بی ٹو، ۱۱، ۰۱ گرام، کیلوریز ۶۲۸ گرام، عام طور پر اخروٹ کا مغز ہی استعمال ہوتا ہے مگر اطباء کرام اخروٹ کا چھلکا، پتے اور جڑ وغیرہ بھی مختلف امراض کے لیے دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اخروٹ کے مغز کا مختلف طریقوں اور امراض میں استعمال کا طریقہ درج ذیل ہے۔

تنہا اور امیٹ کے لیے: مغز اخروٹ دماغ اور اعصاب کو طاقت و توانائی بخشتا ہے، دوا عدد اخروٹ کا مغز نکال کر مویز مفتی کے ساتھ پیس کر روزانہ صبح نہار منہ دودھ کے ساتھ استعمال کیا جانا مفید ہے۔ اس طرح دماغ اور اعصاب کو طاقت ملتی ہے جس سے سر درد اور یادداشت بہتر ہوتی ہے اور عام جسمانی کمزوری دور ہوتی ہے۔

ناریل کے پانی: اخروٹ کا مغز جو پرانا ہو جائے چا کر خراب زخموں اور ناسور کے لیے لگانا مفید

ہے۔ تازہ مغز اخروٹ کا لیپ لگانے سے چرے کی چھائیوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

فالج اور لقوہ: مغز اخروٹ اپنی گرم تاثیر کے سبب سرد امراض میں مفید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شدید سردی سے ہونے والے امراض وجع المفاصل (جوڑوں کا درد) اور فالج و لقوہ میں مغز اخروٹ اور زیرہ سیاہ برابر وزن میں پیس کر شہد ملا کر جسم پر مالش کریں اور پھر چت لٹا کر اوپر لحاف اوڑھا دیں یہاں تک کہ پسینہ آجائے پھر جسم کو خشک کر کے سرد ہوا سے بچا کر اسے الگ کمرے میں رکھنے کی تاکید کریں، چند دنوں میں بہتری ہو جائے گی۔

بد ہضمی: نظام ہضم کی اصلاح کے لیے اخروٹ کے مغز پیس کر ناف پر لیپ کریں، مروڑ رک جاتے ہیں۔ مغز اخروٹ کچھ عرصے سرکہ میں بھگو کر رکھنے کے بعد استعمال کریں تو معدہ کی کمزوری دور ہو جاتی ہے چونکہ مغز اخروٹ دیر ہضم ہوتا ہے اس لیے اسے کم مقدار میں استعمال کرنا چاہیے، اس میں تیل کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اس لیے جلد خراب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ زیادہ عرصے تک رکھنے کے بعد استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

باؤلے کتے کا زہر: مغز اخروٹ اور پیاز ہم وزن ملا کر ٹھوڑا سا نمک ملا کر باؤلے کتے کے کانوں پر لگانے سے اس کا زہر ختم ہو جاتا ہے۔

مغز اخروٹ کا مربہ: یہ مربہ سرد مزاج والوں کے لیے بہت مفید ہے۔ سرد امراض میں جلدی افاقہ ہوتا ہے اور جگر کی برودت ختم ہو جاتی ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ اخروٹ کا تازہ مغز لے کر اوپر کا باریک چھلکا ہٹا کر مٹی کی ہانڈی میں بھر کر ان کے اوپر تک پانی بھر دیں، پھر نمک ڈال کر چوبیس گھنٹے بعد نکال کر پانی سے صاف کر لیں اور سائے میں خشک کر کے شہد کا شیرہ بھر دیں کہ مغز ان کے نیچے ڈوب جائیں اب انہیں مرتبان میں رکھ کر استعمال کریں۔

اخروٹ کے پست: تازہ اخروٹ کے چھلکے جو ہنر ہوتے ہیں کو اتار کر کھجن کے طور پر استعمال کریں جس سے دانت صاف اور چمکدار ہو جاتے ہیں اور مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ ہمارے ہاں لوگ پہاڑی مقامات سے تازہ اخروٹ لا کر بزرگ خواتین کو تحفے میں دیتے ہیں جو وہ دانتوں کو صاف کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ مغز اخروٹ کے منجن میں مزید درج ذیل دوائیں بھی شامل کی جاتی ہیں:

الاسلام ڈائری ۲۰۱۷ء

کتاب وسنت کے گہمائے رنگارنگ سے مزین۔

جماعتی جذبوں کی امین۔

قائدین جماعت کے رشحات فکر سے مالا مال۔

ملک اور بیرون ملک احباب سے رابطے کا ذریعہ۔

ڈائری کی ترسیل جاری ہے۔ شائقین جلد رابطہ کریں۔

رعایتی قیمت = 350/- روپے

رابطہ: مدیر اعلیٰ ہفت روزہ اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور

042-37720257 - 0321-6487892

شاختی کارڈ نمبر: 34101-3207371-5

جمعیتہ اساتذہ پاکستان کا اہم اجلاس

⑤ جمعیتہ اساتذہ پاکستان کے مرکزی ذمہ داران کی اہم میٹنگ مورخہ ۱۲ جنوری ۲۰۱۷ء بروز ہفتہ شام ۴ بجے مرکزی دفتر میں ہوئی جس کی صدارت پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر نے کی۔ اجلاس میں اگلے ماہ میں ایک ترقیاتی ورکشاپ منعقد کرنے کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔ شرکاء اجلاس نے ورکشاپ کی اہمیت کو مؤثر بنانے کے لیے بہت سے مشوروں سے نوازا تاہم اسے حتمی شکل جلد دی جائے گی۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل احباب نے شرکت کی: ڈاکٹر امان اللہ بھٹی، ڈاکٹر عبدالرحیم اشرف، پروفیسر عبدالباسط اظہر، پروفیسر حافظ عثمان ظہیر، پروفیسر حافظ سیف اللہ ارشد، پروفیسر ڈاکٹر سیف اللہ ڈاکٹر منیر احمد رسولپوری، پروفیسر حافظ آصف جاوید، جناب خلیل الرحمن ثاقب، حافظ عبداللطیف ڈو اور محمد طاہر جشید نے شرکت کی۔ پروفیسر عبدالرزاق شاد اور پروفیسر عقیل احمد خاں کی تحریری تجاویز آئیں۔

رپورٹ: محمد طارق جاوید، ناظم دفتر جمعیتہ اساتذہ پاکستان

سالانہ قرآن وسنت کانفرنس

⑤ مرکزی جمعیت و اہل حدیث پوتھ فورس کے زیر اہتمام جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوئلہ محمد ظریف خاں تحصیل شورکوٹ میں ۱۹ ویں سالانہ قرآن وسنت کانفرنس و تقریب تکمیل بخاری شریف و محفل حسن قراءت ۱۱۵۱ھ اپریل ۲۰۱۷ء کو منعقد ہوگی جس میں ملک بھر سے شیوخ الحدیث، علماء کرام قراء کرام خطاب فرمائیں گے۔

منجانب: قاری محمد حمزہ کئی پرنسپل جامعہ ہذا خلع جھنگ

۷۰ ویں اہل حدیث کانفرنس سیالکوٹ

⑤ پچھلے دنوں ۷۰ ویں سہ روزہ کانفرنس پل ایک سیالکوٹ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز خطبہ جمعہ نے ہوا مولانا سید سبطین شاہ نقوی نے توحید کے موضوع پر خطبہ دیا۔ نماز عصر کے بعد شام تک پہلی نشست ہوئی، اس کے بعد نماز عشاء سے لے کر رات گئے تک مختلف علماء کرام نے تقاریر فرمائیں۔ ہفتے کے دن نماز ظہر کے بعد پھر نماز عصر کے بعد مغرب کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ بعد میں عشاء سے رات گئے تک خطاب ہوتا رہا۔ اسی طرح اتوار کے دن نماز ظہر کے بعد بھی تقاریر ہوئیں۔ نماز عصر کے بعد شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم صاحب کا درس تھا نماز عشاء کے بعد آخری آٹھویں نشست تھی جس میں مختلف علماء کے علاوہ قائد ملت اسلامیہ محترم جناب سینیئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے بھی جاندار خطاب کیا۔ پروفیسر صاحب بیرونی دورے پر گئے ہوئے تھے ایئرپورٹ سے سیدھے جلسہ گاہ تشریف لائے۔ یاد رہے اس کانفرنس کے بانیوں میں امام العصر مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ مولانا حافظ حکیم محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ جیسے بزرگ عالم دین ہیں۔ یہ کانفرنس پاکستان میں اہل حدیث کی سب سے پرانی کانفرنس ہے۔ اس کانفرنس میں ملک بھر سے جید علماء خطباء شیوخ الحدیث دانشور مذہبی کار خطاب کرتے ہیں۔ آج کل اس کانفرنس کے انتظامات ملک اورنگ زیب ملک اعجاز احمد رانا عمر اقبال حافظ فیصل جہانگیر اور ان کے دیگر ساتھی مل کر کر رہے ہیں۔ اللہ کرے یہ کانفرنس قیامت تک اسی طرح جاری و ساری رہے۔ آمین!

دعا گو: قاری لیاقت علی باجوہ کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ

اخروٹ کے خول ۲۰۰ گرام،

سفید صندل ۲ گرام، پھٹکری بریاں ۵ گرام

خوردنی نمک ۵ گرام، مشک کا فور ۲ گرام

ان سب اجزاء کو پیس کر خوب باریک کر لیں اور

چھان کر بطور منجن استعمال کریں۔ رات کو سونے سے قبل

اس منجن کا استعمال کریں۔ یہ منجن دانتوں کے جملہ

امراض کے لیے مفید ہے۔ پانیوریا سے بچنے کے لیے

اخروٹ کی جڑ کی مسواک بھی مفید ہے۔ اس کے علاوہ

اخروٹ کے بیرونی سبز چھلکے کو پانی میں جوش دے کر اس

میں تھوڑا سا نمک ملا کر کھل کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

یواسیر: اخروٹ کی جڑ کو زیتون کے تیل میں جوش

دیں کہ گھل جائے پھر یواسیر کے مسوں پر لگا دیں۔

کھانسی اور گلے کے امراض: بھنے ہوئے مغز اخروٹ

کے ساتھ دو گرام ست بھٹی، مغز کدو پانچ عدد اور گوند

کیکر تین گرام ملا کر شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے

کھانسی اور گلے میں مفید ہے۔

اخروٹ کا تیل: اخروٹ میں روغن کی مقدار باقی خشک

میوہ جات کی نسبت زیادہ ہوتی ہے، یہ کافی گرم ہوتا

ہے۔ اس کی مالش سے دوران خون تیز ہو جاتا ہے جس

سے پٹھوں میں موسم سرما میں ہونے والے درد کو فوری

فائدہ ہوتا ہے اور فالج میں بھی مفید ہے۔ اخروٹ کا

تیل اور زیتون کا تیل باہم ہم وزن ملا کر سر میں لگانا

جوئیں ختم کرتا ہے۔

سیاہ بال: بالوں کی سیاہی کو قائم رکھنے اور سفید

ہوتے ہوئے بالوں کو روکنے کے لیے یہ تدبیر مفید ہے:

اخروٹ کا سبز چھلکا ۱۵ گرام

پھٹکری ۲ گرام

بنولے کا تیل ۲۵۰ گرام

بنولے کے تیل کو چینی کے برتن میں ڈال کر اس

میں اخروٹ کے چھلکے ڈال لیں اور اس کو ہلکی آگ پر اتنا

گرم کریں کہ اخروٹ کے چھلکے میں سے نمی اڑ کر مکمل

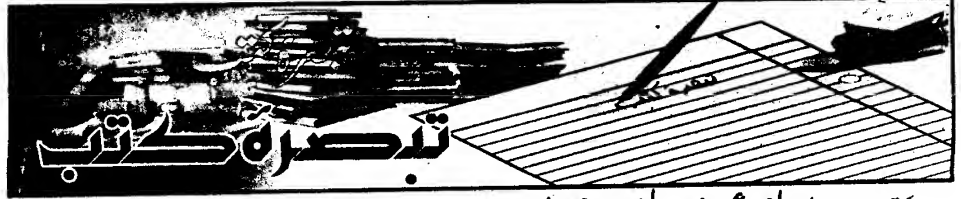
خشک ہو جائے یعنی رنگت سیاہ ہو جائے پھر تیل کو چھان

کر استعمال کر سکتے ہیں۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی

مطب ہمدرد حکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

042-35419788



جائے تاکہ جملہ مسلمانوں کے لیے سہولت اور آسانی پیدا ہو جائے اور ان کی دسترس میں کوئی ایسی کتاب آجائے جس سے وہ علم سے بھی آشنا ہو جائیں اور اپنے مسائل بھی حل کرنے میں سہولت پالیں۔

کتاب ہذا عامۃ المسلمین کے لیے ایسی ہی ضرورت کے پیش نظر مرتب کی گئی ہے۔ کمال یہ ہے کہ اس کتاب کا انداز تحریر و ترتیب ایسا بہترین ہے کہ طالبان علوم نبوی اور عام مسلمان دونوں ہی کے لیے یکساں مفید ہے۔ مزید یہ کہ ایک عربی کتاب "نفقہ المواریت" کی تمارین بھی حل کر کے اس میں شامل کر دی گئی ہیں جس سے کتاب کی زینت دو چند ہی نہیں ہوئی بلکہ سہ چند ہو گئی ہے۔

کتاب کی اس افادیت کے پیچھے ان اصحاب تلاش کی کمال عرق ریزی، محنت اور طویل مدتی تجربہ کار فرما ہے جنہوں نے مل کر اس علمی سوغات کو مرتب فرمایا ہے۔ کتاب باطنی حسن کے ساتھ ظاہری جمال کا حسین مرقع ہے۔ اس سے اصحاب ذوق ہر اعتبار سے متنفع ہو سکیں گے۔ ان شاء اللہ!



مرکزی جمعیت کوٹ رادھاکشن کا اجلاس

۲۲ جنوری بروز اتوار بعد نماز مغرب امیر شی میاں خالد سیف اللہ کی رہائش پر اہم اجلاس منعقد ہوا۔ ڈاکٹر نعیم انصاری نے تلاوت قرآن پاک کی نظامت کے فرائض حافظ محمد زکریا عاصم نے ادا کیے۔ اجلاس میں بہت سے جماعتی امور زیر بحث لائے گئے۔ اجلاس میں چوہدری محمد ایوب کبوء چوہدری عبداللطیف کبوء شیخ عبدالغفار دھالے حافظ احمد اللہ سلیم جناب احسان الرحمن ڈوالفقار علی اور دیگر احباب نے شرکت کی منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم ناظم شی کوٹ رادھاکشن

اہل حدیث کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث AYF تحصیل عارفوالہ کے زیر اہتمام 25 دسمبر 2016ء کو چک نمبر 139/E.B میں اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوئی جس میں قاری گلزار احمد آف لاہور پروفیسر انس ڈوگر آف قبولہ اور قاری بنیامین عابد آف بنگلہ کوگیرہ نے خطابات کیے۔ اسٹیج میکر ٹی کے فرائض قاری محمد بلال شاد صدر AYF عارفوالہ نے سرانجام دیئے۔ منجانب: شجہ شر و اشاعت تحصیل عارفوالہ

ان کی کتب ہی آئینہ دار ہیں اس لیے تاریخ و سیرت اور سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم کے حوالے سے اس کتاب میں بھی ایک خاص منہج ہے۔ البتہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ وہ اہل سنت کے متفقہ منہج کے ہمیشہ قریب قریب ہی رہے۔

مولانا محمد بشیر سیالکوٹی رحمہ اللہ (جو چند ماہ قبل وفات پا چکے ہیں اللہم اغفر لہ) کی ذات عربی زبان کی خدمت اور تعلق کے حوالے سے محتاج تعارف نہیں۔ ان کی متعدد کتب مدارس دینیہ کے نصاب میں شامل ہیں۔ اس لیے ترجمہ کی عمدگی، روانی اور کتاب کی عربی میں آسان تفہیم کے لیے ان کی کاوش پر تحسین کے علاوہ کوئی دوسری رائے ہو ہی نہیں سکتی۔ کتاب میں آمدہ احادیث کی تخریج مولانا ارشاد الحق اثری رحمہ اللہ نے کی ہے۔ کتاب کی قیمت مذکور نہیں۔



نام کتاب: تسہیل المواریت..... (اردو)

اعداد و تالیف: پروفیسر محمد سعید کلیدری رحمہ اللہ

مولانا عطاء اللہ ساجد رحمہ اللہ

مولانا عبدالقہار محسن رحمہ اللہ

فضیلۃ الشیخ محمد مظفر الشیرازی رحمہ اللہ

صفحات: 220 صفحات

ناشر: دارالحدود کامونگی گوجرانوالہ

تبصرہ نگار: جناب حافظ محمد اسلم شاہد روتی

دین اسلام کے بعض مسائل انتہائی اہم ہیں حتیٰ کہ ان کا تعلق ہر مسلمان کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، غریب ہو یا امیر، یہاں تک کہ وہ زندہ ہو یا مردہ بلکہ بعض اوقات اگر وہ بصورت جنین رحم مادر میں ہی بھٹے کیوں نہ ہو۔ انہی مسائل میں سے ایک علم الفرائض بھی ہے۔

وراہت کا علم جس قدر اہم ہے اسی قدر پیچیدہ اور مشکل بھی ہے جبکہ وہ ضرورت بھی تمام مسلمانوں کی ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ اس کو انتہائی آسان کر دیا

نام کتاب: ازالۃ الخفاء عن خلافتہ الخلفاء (عربی)

فارسی سے ترجمہ: مولانا محمد بشیر سیالکوٹی رحمہ اللہ

صفحات: 1500 صفحات بڑا سا ۲ جلد

ناشر: دارالعلم ۶۹۹-۲۹۹ آپارہ مارکیٹ۔ اسلام آباد۔

تبصرہ نگار: جناب حافظ محمد اسلم شاہد روتی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (وفات ۱۷۶۲ء) کی شخصیت اسلامیان ہند کے لیے خاص رحمت خداوندی تھی۔ انہوں نے بر عظیم کے وسیع ترین علاقے میں اصلاح کی مؤثر تحریک پیدا کی، ہندو سکھ اور دیگر مذاہب کے علاقے میں بڑی تعداد میں اہل اسلام اپنی اصل سے غافل ہو کر رسم و رواج کے خوگر ہو گئے تھے۔ شاہ صاحب کے خاندان نے کئی نسلوں تک تبلیغ، وعظ، ارشاد و افتاء سے شرک، بدعت، رسوم باطلہ وغیرہ کا رد کر کے علم حدیث کو عام کیا اور اس پر عمل زندہ کیا۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی (وفات ۱۳۸۷ھ) نے تحریک آزادی فکر اور شاہ ولی اللہ کی تجدیدی مساعی میں یہ مضمون خوب نبھایا ہے۔ حرکتہ انطلاق الفکری کے نام سے اس کا عربی ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے وعظ و ارشاد کے علاوہ تصنیف و تالیف کو بھی اصلاح امت کا ذریعہ بنایا اور ان کی تصانیف بہت قیمتی اور یادگار ہیں۔ اس زمانے میں ملکی طور پر مستعمل زبان فارسی میں انہوں نے متعدد کتب تصنیف کیں اور کچھ کتابیں عربی میں لکھیں۔

”ازالۃ الخفاء عن خلافتہ الخلفاء“ فارسی میں تحریر فرمائی جس کے متعدد اردو تراجم ہو چکے ہیں۔ اس کتاب میں خلفاء اربعہ کے خاص فضائل اور سوانح نیز ان کی اسلامی خدمات اور فتوحات کا تفصیلی ذکر ہے۔ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کمالات، خدمات و فتوحات پر دیگر کی نسبت زیادہ تفصیل آئی ہے۔ خلافت کے بارے آیات و احادیث کا عمومی بیان بھی ہے۔ منہج و عقیدہ میں حضرت شاہ صاحب کے مختلف ادوار پھر

اخبار الجماعۃ

تقریب حلف برداری جمعیت اساتذہ ضلع سیالکوٹ

① ۱۵ جنوری ۲۰۱۷ء کو جمعیت اساتذہ ضلع سیالکوٹ کے کھیلی ذمہ داران کی تقریب حلف برداری جامعہ رحمانیہ سیالکوٹ میں منعقد کی گئی، جس کی صدارت حافظ راشد علی صاحب نے کی۔ تقریب کے مہمانان خصوصی پروفیسر عبدالعظیم جانباز پروفیسر نصرت اعلیٰ ڈاکٹر انصر جاوید کمسن تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نعت مبارک سے کیا گیا۔ جناب عبدالستار عابد صدر جمعیت اساتذہ تحصیل سیالکوٹ جناب جواد الحسن سہای صدر جمعیت اساتذہ تحصیل سمبوال جناب عبدالعلیم قاسم سینئر نائب صدر تحصیل سیالکوٹ قاری محمد صالح ناظم مالیات تحصیل سیالکوٹ قاری جمال الدین نائب صدر تحصیل سیالکوٹ جناب پروفیسر حافظ اسلم ربانی نائب صدر تحصیل ڈسک نے اظہار خیال کیا۔ پروفیسر عبدالعظیم جانباز نے ذمہ داران سے حلف لیا، تمام ذمہ داران نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر کی حسب سابق اطاعت کی جائے گی۔ پروفیسر نصرت اعلیٰ صدر جمعیت اساتذہ ڈویژن گوجرانوالہ نے امیر محترم کو خراج تحسین پیش کیا اور اساتذہ کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر انصر جاوید کمسن نے ذیلی تنظیمات اور امیر محترم کی اطاعت سے متعلق اظہار خیال کیا۔ تمام ذمہ داران نے امیر محترم کی قیادت پر اعتماد اور جمعیت اساتذہ کی تنظیم نو اور تعمیر و ترقی میں تعاون کا یقین دلایا۔

رپورٹ: محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمعیت اساتذہ پاکستان

تقسیم کتب

① مرکزی جمعیت اہل حدیث نیاری کے زیر اہتمام حدیث پبلیکیشنز کے تعاون سے مولانا اقبال کیلائی کی مختلف عنوانات پر مشتمل 10 کتب کے تقریباً 100 سیٹ ضلع نیاری کی مختلف مساجد میں تقسیم کیے گئے۔ مولانا عبدالعزیز کا کامیاب ضلع نیاری نے اپنی نگرانی میں تقسیم کیے۔

المرسل: حافظ صلاح الدین کا ناظم شعبہ نشر و اشاعت نیاری

درخواست دعائے صحت

① گوجرہ کی ممتاز شخصیت ڈاکٹر محمد حسن ان دنوں دل کے مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ جماعتی احباب سے ان کی صحت یابی کے لیے دعا کی اپیل ہے۔ ان کا فون نمبر 0301-2723581

اوکاڑہ میں سیرت امام الانبیاء کانفرنس

① ۸ جنوری کو جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں سیرت کانفرنس منعقد ہوئی، کانفرنس میں مولانا عبدالباسط شیخ پوری، مولانا محمد خالد مجاہد، فیصل افضل شیخ، قاری عبدالقوی نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ لوگ بڑی تعداد میں تشریف لائے۔ کانفرنس عشاء کے بعد شروع ہو کر رات گئے تک جاری رہی۔

رپورٹ: بتیق الرحمن (اوکاڑہ)

پیغام قباہ کانفرنس

① اہل حدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام پہلی سالانہ پیغام قباہ کانفرنس جامع مسجد قباہ صابر کالونی نزد چیوٹ ٹیکسٹری L-90/9 ساہیوال میں ۱۳ جنوری ۲۰۱۷ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء منعقد ہوئی، حافظ محمد مرتضیٰ نے تلاوت قرآن حافظ شہباز احمد اور مولانا عبدالعظیم ربانی نے حمد و نعت پیش کی۔ کانفرنس سے مولانا قاری محمد شفیق ندیم، مولانا عبدالرؤف ربانی، مولانا اسد ربانی، قاری محمد شبیر انجم، مولانا حافظ محمد اکرم عاجز اور مناظر اسلام مولانا محمد نواز چیمہ نے خطابات کیے۔ کانفرنس میں جید علماء کرام نے بطور خاص شرکت فرمائی۔ نقابت کے فرائض مولانا حافظ عبدالبار زابد نے سرانجام دیے۔ عشاء کا معقول انتظام تھا۔ محمد اکرم عاجز کی پر خلوص دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

منجانب: قاری محمد حسن سلفی، صدر AYF ضلع ساہیوال

۷ اوپن سالانہ اتحاد امت کانفرنس

① بتاریخ ۷ مارچ ۲۰۱۷ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز عشاء بمقام مرکز احمد بن حنبل گوجرانوالہ زیر صدارت شیخ الحدیث پروفیسر سلیمان خان مقررین مولانا عبدالعلیم بزدلی، مولانا منظور احمد قادری مصطفیٰ ظہیر۔

منجانب: (مولانا) حجاج اللہ محمدانی گوجرانوالہ

ضلع بہاولنگر ASF

① رانا محمد عثمان فاروق صدر ASF ضلع بہاولنگر نے مرکزی قیادت سے مشاورت کے بعد اہل سفیان بھائی کو جنرل میکرٹری ASF ضلع بہاولنگر اور حافظ عبدالجسب طاہر کو سینئر نائب صدر ASF ضلع بہاولنگر منتخب کیا ہے۔

منجانب: حافظ طلحہ احسان صدر پریس سیکرٹری ASF

سالانہ سیرت محمد رسول اللہ کانفرنس

① مؤرخہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۶ کو مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث محلہ ارشاد والا تحصیل بھوانہ ضلع چنیوٹ میں زیر نگرانی چوہدری شہزاد ممتاز چوہدری امیر تحصیل بھوانہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا سید بسطین شاہ، مولانا عبدالرحمن چیمہ (لودھراں)، مولانا عثمان شاکر (گوجرانوالہ) اور مولانا عبدالرشید حجازی نے خطاب کیا۔ کانفرنس اللہ کے فضل و کرم سے ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

منجانب: امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث بھوانہ

عظمت قرآن کانفرنس

① ۱۵ جنوری بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد اہل حدیث گلی نمبر ۱۲ ایکس بلاک طارق بن زیاد کالونی ساہیوال میں مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری عبدالستین نے کی۔ کانفرنس سے قاری محمد حسن سلفی، قاری محمد شبیر انجم، مولانا سہیل شاکر اور شہباز خطابت مولانا عبدالعزیز راشد فیصل آبادی نے خطابات کیے۔

منجانب: عبدالغفور ہزاروی ساہیوال

اہل حدیث یوتھ فورس کروڑ کی سرگرمیاں

① اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل کروڑ ضلع لیہ کے زیر اہتمام فری میڈیکل کیپ چک نمبر ۱۰۵ تحصیل کروڑ لگایا گیا۔ یاد رہے کہ یہ لیہ کا وہی چک ہے جہاں زہریلی مٹھائی کھانے سے ایک ہی باپ کے ۸ بیٹے انتقال کر گئے تھے۔ میڈیکل کیپ میں ۶۰ سے زائد مریضوں کا فری چیک اپ کیا گیا اور فری ادویات مہیا کی گئیں۔ اہلیان چک نے جناب عبدالقیوم سلفی سرپرست AYF ضلع لیہ، مولانا عباس فاروقی صدر AYF تحصیل کروڑ قاری عبدالحفیظ ارشد اور ڈاکٹر محمد سعید کا شکریہ ادا کیا۔

منجانب: محمد وسیم آصف ناظم نشر و اشاعت AYF ضلع لیہ

اہل فہم حضرات متوجہ ہوں!

① سہ ماہی ندائے حرم جنگ عفریب ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے جس کا عنوان مفتی جنگ ”مفتی عبدالرشید حنیف“ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مرحوم کی دینی اور سماجی خدمات کا دائرہ کار“ اصحاب فکر و دانش کسی بھی حوالہ سے مفتی صاحب سے متعلق معلومات رکھتے ہوں تو وہ اپنی تحریر ۵ فروری ۲۰۱۷ء تک درج ذیل ایڈریس پر بھیج دیں۔

منجانب: حافظ عبدالباسط جموعہ میمنگ ایڈیٹر ندائے حرم

0313-4500647

انا للہ وانا الیہ راجعون!

موت العالم موت العالم

○ معروف عالم دین کہنہ مشق استاذ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسحاق حقانی ۱۲ جنوری بروز جمعرات قضائے الہی سے دارغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم ایک مشاق و محنتی مدرس تھے۔ خاموش طبع، کم گو اور شرافت و اخلاص کا نمونہ تھے۔ آپ مختلف مدارس میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اس وقت وہ جامعہ اہل حدیث لاہور میں سینئر مدرس تھے۔ مولانا مرحوم کی نماز جنازہ اسی روز رات کو پٹھانہ میں ادا کی گئی۔ جنازہ میں علماء، اساتذہ و طلبہ کے علاوہ تمام شعبہ ہائے زندگی سے کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ مرحوم نے پسماندگان میں آٹھ بیٹے اور چار بیٹیاں سو گوار چھوڑی ہیں۔ رب ذوالجلال سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی بشری خطاؤں سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین!

منجانب: میاں عبداللہ لاہور

○ گزشتہ روز مرکزی جمعیت اہل حدیث چک نمبر ۱۰۹ جہانیاں کے کارکن قاری عبدالقادر کی زوجہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ صوم و صلوة کی پابند تہجد گزار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ ان کی پہلی نماز جنازہ مولانا سیف الرحمن نے جبکہ دوسری نماز جنازہ مولانا عبید اللہ انور نے چک ۱۰۷ دس آر میں پڑھائی اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ جماعتی کارکنان اور ہر مکتب فکر کے افراد نے جناب قاری صاحب و دیگر پسماندگان سے اظہار تعزیت اور مرحومہ کے لیے بلندی درجات کی دعا کی۔ دعا گو: شفیق الرحمن بن حافظ عبید الرحمن۔ جہانیاں

دعائے مغفرت

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لوکاڑہ کے ناظم مالیات چوہدری محمد اسماعیل کی ہمیشہ طویل علالت کے باعث مؤرخہ ۱۶ جنوری ۲۰۱۷ء کو قضائے الہی سے انتقال کر گئیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون!) مرحومہ کی نماز جنازہ ۵/۴ لوکاڑہ میں تحصیل لوکاڑہ کے امیر مولانا محمد بن اسماعیل کی امامت میں ادا کی گئی۔ ضلع لوکاڑہ کے ذمہ داران و دیگر جماعتی احباب نے اظہار تعزیت کیا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی اغرضوں کو عاف فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ شریک غم: حافظ محمد عبداللہ ظہیر لوکاڑہ

اظہار تعزیت

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے رہنماؤں نے

تصحیح

○ گزشتہ شمارہ نمبر ۴ میں قاری سیف اللہ عابد صاحب آف خانیوال سے متعلق خبر چھپی تھی کہ ان کی والدہ محترمہ انتقال فرما گئی ہیں۔ اب مصدقہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ والدہ نہیں بلکہ ان کے والد محترم کا انتقال ہوا ہے۔ قارئین کرام آگاہ رہیں۔ ہم جناب قاری صاحب اور اپنے قارئین سے اس سب پر معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ)

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش



گولڈن

مکمل ایسپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

ایسپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ) مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S

نہی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایسپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارن، سینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739

055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت پورپرائیٹ ایم اکرام مغل (ماہر مکنیک)

سپر سٹار

0333-8294645

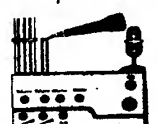
055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایسپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارن، سینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



بدھائی محمد عثمان

الفتح ایسپلی فائر لاؤڈ سپیکر

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایسپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں فیز مرمت کو ایف ایٹھ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

مسک اہل حد کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مسک اہل حد کے امتیازی مسائل پر مشتمل فورلرنگین خوبصورت مدلل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ مفت زیر تقسیم ہے:

- نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت!
- نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت!
- کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ ایک سوال کی دس شکلیں!
- نماز روزہ کے دائمی محمدی اوقات!
- سورۃ فاتحہ خلف الامام!
- آمین بالجہر کا ثبوت!
- اثبات رفع الیدین!

ملک بھر کی تمام مساجد اہل حدیث کے منتظمین حضرات مذکورہ بالا سیٹ بالکل مفت منگوائیں اور فریم گروا کر مساجد دینی اداروں میں آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔ فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔ ڈاک خرچ بھی ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

محمد حسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473

اظہار تعزیت

جناب نجم اقبال نجی سابق صدر AYF تحصیل کروڑ کے بھائی وفات پا چکے ہیں۔ نماز جنازہ مولانا محمد اکرم شہزاد صدر AYF ضلع لیہ نے پڑھائی۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ منجانب: محمد وسیم آصف ناظم نشر و اشاعت AYF ضلع لہور

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (ماپوس ہونا گناہ ہے۔)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک نایاب "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ درہ گوہر انوال

0345-6213064

چھوٹی مکھی بڑی مکھی بیری کا اور چھپتہ سمیت

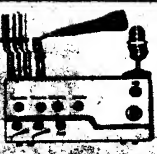
قدتی شہد

دستیاب ہے

میان انٹرپرائزز

1st فلور الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 0333-4551069

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر



نارسی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی سہولت)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیامین، لاہور 0343-6007654 0343-4212804, 4226706-0300-6430029

۞ عز بن عبد العزیز اسلامک ۞ یونیورسٹی سیالکوٹ



علوم عصر حفظ القرآن اور علوم شریعیہ و تعلیمیہ منقسم

Hope of Jannah School System

Hope
 School System
 ہمارے اسکول سسٹم
 (گوش میڈیم)
 داخلہ محدود نشستیں
 ایڈمیشن ٹیسٹ اور ویلوسی بنیاد پر ہوگا

داخلہ محدود نشستوں پر ٹیسٹ انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا

کلاس پنجم (سائنس و آرٹس)

اقلیت داخلہ

☆ مڈل پاس ☆
☆ ناظرہ قرآن کریم کی صلاحیت ☆

* 8 سال میں بیگاری ۱۷

* عوم و عربی کی قس قس * کیہ و لہ و لہ
* آس و کچھ (اسلام و عرب و لہ)

تعلیمی سٹم

داخِلہ ٹیسٹ 27 فروری 2017

✦ کلاس کا آغاز 6 مارچ 2017 سے ✦

کلاس چشم

اطلبت داخله

✱ ہماری پاس ✱
✱ ناظرہ قرآن کریم کی صلاحیت ✱

تین سال میں مسئلہ (انجمن مسلم)

حفظ القرآن الكريم مع تجويد
ترجمہ قرآن کریم

تعلیمی

ماہنامہ ٹیٹ 15 فروری 2017

✦ کلاس کا آغاز یکم مارچ 2017 سے ✦

♦ فرزند کلاس روزانہ دُفرت شدہ ہاسٹل ♦ کو ایف اے ایڈیٹر شاف ایسٹنڈنٹ جیڈیو ٹرلپ
♦ ایسٹنڈنٹ جیڈیو ٹرلپ ♦ آئیڈنڈنٹ جیڈیو ٹرلپ ♦ آئیڈنڈنٹ جیڈیو ٹرلپ ♦ آئیڈنڈنٹ جیڈیو ٹرلپ

0300-6138593
0307-6493135
0300-2804180
052-3304612

9 کلومیٹر پر سرور روڈ
(مجاوئی سہراں) سیالکوٹ

میرزا محمد عبداللہ بن علی شاہ لودھی



BMA
Since 1952

A product of **BMA Pharma**

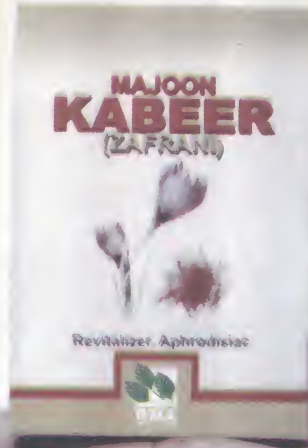
MAJOON KABEER (ZAFRANI)

معجون کبیر
(زعفرانی)

لیجئے

جسم میں تازگی و توانائی
کی اک نئی لہر

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



سی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

Revitalizer, Aphrodisiac

BMA Pharma (Herbal)

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



BMA
Since 1952

Weekly AHL- E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No
116

سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس

6 مئی 2017
فروری سہوار شاہ

زیر قیادت
ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
MNA
حافظ

زیر امارت
علامہ سید میر صاحب
قائد ملت علیہ
حافظ

بمقام
جامع مسجد کوثر الہدیث
گلریز کالونی
فیصل آباد روڈ اوکاڑہ

محمد عامر صدیقی
حافظ

عبدالعزیز
بیاد مولانا
بانی مدرسہ دارالحدیث اوکاڑہ

حافظ فیصل فضل شیخ صدر
الہدیث پتہ قریب پاکستان

غلام مصطفیٰ جھجھوی
میل
خصوصی آمد
حافظ

حافظ عبدالسمیع
زیر نگرانی
مجاہد اشک لکھنوی
امیر مرکزی
جمعیت الہدیث
ضلع اوکاڑہ

عبداللہ یوسف
زیر سرپرستی
مولانا
حافظ

نعمان یونس
قاری
خلیل احمد
قاری
(دیپالپور)

انعام اللہ عثمانی
خطاب
فاضل توجوان، خطیب ہرولہ عزیز
حضرت مولانا
حافظ

محمد اسماعیل عتیق
خطاب
واعظ شیریں بیاں
حضرت مولانا
حافظ

عبدالباری طاہر
شیخ سیکرٹری
فیصلہ شیخ طاہر
مولانا
خطیب جامع مسجد ہذا
M.A Arabic

اسحاق محمدی
مولانا
حافظ

محمد بن اسماعیل
مولانا
حافظ

ملک محمد سلیم
مولانا
حافظ

رہے حق نواز
مولانا
حافظ

مرزا محمد اسلم
مولانا
حافظ

عبدالعزیز فہد
مولانا
حافظ

عبدالسلام
مولانا
حافظ

احسان یونس
مولانا
حافظ

محمد عبداللہ طاہر
مولانا
حافظ

عبداللہ علی بن مولانا عبدالعزیز، حافظ بلال منیر، خطیب محمد زید زیدانی، حافظ عمر فاروق، محمد جنید بغدادی

0340-1574280

0300-7539012

الداعی عبدالودودی
مہتمم جامع مسجد کوثر الہدیث گلریز کالونی فیصل آباد روڈ اوکاڑہ
کارکنان مرکزی جمعیت الہدیث والہدیث یوتھ فورس سٹی اوکاڑہ